



# بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 15 نومبر 1997ء مطابق 14 رجب المرجب 1418 ہجری (بروز ہفتہ)

صفحہ نمبر	فہرست	نمبر شمار
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲	وقفہ سوالات	۲
۱۳	رخصت کی درخواستیں	۳
۱۳	زیر و آور	۴
۳۰	سرکاری کارروائی	۵
	مشترکہ قرارداد نمبر 22 منجانب مولانا امیر زمان سینئر صوبائی وزیر (قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی)	

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چھٹا اجلاس مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۳ رجب ۱۴۱۸

ہجری ( بروز ہفتہ ) بوقت چار بجکر دس منٹ پر ( سہ پہر ) زیرِ صدارت جناب میر عبدالجبار خان اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔

تلاوتِ قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ هَلِكِ يَوْمَ الدِّينِ ○ إِنَّا ك  
 نَعْبُدُ وَإِنَّا كُنْسَعِينِ ○ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ○ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ  
 عَلَيْهِمْ ○ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَاللَّضَالِّينِ ○

ترجمہ: ہر طرح کی ستائش اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام کائناتِ خلقت کا پروردگار ہے جو رحمت والا ہے۔ اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے ملانا ل کر رہی ہے۔ جو اس دن کا مالک ہے جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا۔ (خدا یا) ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری امتیازوں میں) مدد مانگتے ہیں، (خدا یا) ہم پر (سعادت کی) سیدھی راہ کھول دے۔ وہ راہ جو ان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جو پھنکارے گئے اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے۔

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمِ

میر عبد الجبار خان (جناب اسپیکر) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وقفہ سوالات۔ پہلا سوال عبد الرحیم خان مندوخیل صاحب کا ہے۔

۲۰۰ مسٹر عبد الرحیم خان مندوخیل  
کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال ۱۹۹۳ء تا مئی ۱۹۹۷ء کے دوران محکمہ بلدیات میں گریڈ ۱ تا گریڈ ۱۷ کے کتنے ملازمین تعینات ہوئے ہیں، تعینات کردہ ملازمین کے نام بمعہ ولدیت تعلیمی کوائف، تاریخ اور ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ تعیناتیوں کے لئے بنیادی شرائط / اہلیت کیا رکھی گئی تھیں۔ اور کیا مذکورہ آسامیوں کی عام تشہیر کی گئی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہو تو کن، اخبارات و رسائل میں اگر نہیں تو کیوں۔

وزیر بلدیات

(الف) سال ۱۹۹۰ء تا مئی ۱۹۹۷ء کے دوران محکمہ بلدیات میں گریڈ ۱ تا گریڈ ۱۷ کے تعینات کردہ ملازمین کے نام بمعہ ولدیت، تعلیمی کوائف، تاریخ تعیناتی جائے۔ تعیناتی اور ضلع رہائش کی تفصیل ضمیمہ (الف) میں فرداً فرداً درج ہیں۔ ضمیمہ ضمیمہ ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) مذکورہ تعیناتیوں کو شرائط و اہلیت کے مطابق پُر کیا گیا ہے اور مذکورہ آسامیوں کی عام تشہیر روزنامہ "جنگ" و "مشرق" کے ذریعے کی گئی ہیں۔

۱۔ چونکہ لوکل کونسلز میں خالی آسامیوں پر تعیناتی اس وقت کے چیئرمین صاحبان کے دائرہ اختیار میں تھیں۔ لہذا کئی ایک تقرریاں مذکورہ چیئرمین صاحبان نے متعلقہ لوکل کونسلز کی ضروریات کو مد نظر رکھ کر کیں مزید برآں حکومت کی ان ہدایات کے پیش نظر کہ بوقت ضرورت لوکل کونسلز کے ریٹائرڈ شدہ یا فوت ہو جانے والے حضرات کے بچوں کو ملازمت دی جائے گی ایسی تقرریاں بھی کی گئی ہیں جن کو مشتر کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی گئی۔

علاوہ ازیں دیگر تقریریں مقررہ اہلیت اور لوکل کونسلوں کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے کی گئیں۔

جناب اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ کوئی ضمنی سوال۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا یہاں جو جواب دیا گیا ہے اس میں اکثریت جو بڑے گریڈ کے سروسز ہیں ۱۹-۱۷ ان کے لئے اشتہارات نہیں ہیں اور دوسرا وہ خود تسلیم بھی کرتے ہیں کہ صفحہ عین مغربی پاکستان لوکل کونسل میونسپل کمیٹی سروسز رول ۱۹۶۳ء کے تحت گریڈ سولہ و بالا کی آسامیوں کے لئے شرائط و اہلیت گریڈ کوٹ ہونا ضروری ہے مزید پوسٹ سولہ و بالا کے شرائط اس طرح ہیں نیز گریڈ سولہ و بالا کی جو خالی آسامیوں کی تشہیر اخبارات میں کی گئی ہے بغیر ان کو حکومت نے قوانین میں زمی کرتے ہوئے بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے دائرہ اختیار سے نکال کر وزیر اعلیٰ کی منظوری سے پرکھے یہ جناب والا یعنی تو پبلک سروس کمیشن کے جتنے بھی سروسز ہیں ہمارا تجربہ یہ ہے کہ وہ زیادہ اطمینان بخش نہیں۔

جناب اسپیکر سوال پوچھیے؟

عبدالرحیم خان مندوخیل میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہی ان سے کہ آپ یہ ریٹیکسشن آف رولز یہ تو اگر Exceptional ہوتا کہ ایک کیس ہے تو ہم کہہ سکتے تھے لیکن اگر یہ اصول آپ نے بنا لیا تو اس کے معنی ہے آپ Violation of rule کر رہے ہیں Relaxation of the rule کے معنی ہے Violation of rule اور بڑے سروسز میں آپ نے Violation of the rule کیا تو یہ جو ہے ایک تو جو کچھ ہوا ہے وہ غلط ہوا ہے اور آئندہ کے لئے آپ کیا یقین دہانی کر سکتے ہیں۔

میر اسرار اللہ زہری (وزیر بلدیات) جناب اسپیکر چیف منسٹر کو یہ اختیار ہے کہ رول ۵ ریٹیکس کر سکتا ہے پہلے جو چیف منسٹر گزرے ہیں انہوں نے رول ریٹیکس کئے ہیں اب ہم کوشش کریں گے رول ریٹیکس rule relax نہیں کرائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا اس میں یہ اختیار ہے رول ریٹیکس

rule relax کرنے کا Exceptional کیس میں یہ جو ہے یہ Exceptional ہے استثنیٰ ہے یعنی ہم کہتے ہیں فلاں عمل کوئی کر سکتا ہے وہ استثنیٰ ہے غیر معمولی حالات یہ مسلسل اگر سروس کمیشن کے حقوق کے اختیارات اس میں آپ Relaxation کر سکتے ہیں او آپ سروس کمیشن کے اختیارات سرے سے نکال دیں یہ نہیں کر سکتے۔

میر اسرار اللہ زہری (وزیر بلدیات) جناب اسپیکر چیف منسٹر کو بھی یہ اختیارات ہے ابھی کیا کر سکتے ہیں چیف منسٹر ختم کرے یا پبلک سروس کمیشن کا۔  
عبدالرحیم خان مندوخیل میں یہ عرض کر رہا ہوں Exceptional ہے تو آپ روٹنگ دے دیں۔

جناب اسپیکر ہوتا یوں ہے درست ہے آپ نے درست کہا انہوں نے بھی خاص مواقع پر خاص خاص باتوں میں خاص طور پر رول ریگس کیے جاتے ہیں ورنہ چونکہ ایک باقاعدہ ایک ڈویژن بنایا ہوا ہے ایک پبلک سروس کمیشن نے پورے کا پورا کمیشن بنایا ہوا ہے اس لئے وہ فرما رہے ہیں کہ اس کے ذریعے ہونا چاہیے۔

میر اسرار اللہ زہری (وزیر بلدیات) جناب اسپیکر اگر پرانے چیف منسٹر سے اگر پوچھا جائے وہ کہیں گے ایک خاص کام تھا۔  
جناب اسپیکر ٹھیک ہے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہم آئینہ قواعد کے مطابق چلیں گے عبدالرحیم خان مندوخیل تو آپ کوشش کریں کہ نہ خاص کام کو خاص نہ بنائیں آپ مہربانی کریں۔

میر اسرار اللہ زہری (وزیر بلدیات) یہ میرا مسئلہ نہیں ہے چیف منسٹر اگر کسی کو لگا دیں میں کہ ضرورک سکتا ہوں؟  
عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا جو کام خاص نہیں ہے اور اس کو آپ خاص بنائیں تو یہ خود غیر قانونی کام ہے؟

جناب اسپیکر نہیں وہ اس دن وزیر اعلیٰ صاحب بھی کہہ دیا تھا یہاں پر۔

میر اسرار اللہ زہری ( وزیر بلدیات ) جناب غیر قانونی کام تو نہیں ہے آپ غیر قانونی تو نہیں کہہ سکتے لیکن اس کو اختیارات میں وہ کر سکتا ہے اس کو۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا یہ اختیارات صدر صاحب کے تھے ۵۸ بی میں تھے کہ وہ اسمبلی کو برخاست کر سکتی ہے لیکن انہیں جواز دینا تھا اور جب سپریم کورٹ کے پاس گیا وہ جواز نہ دے سکا لہذا وہ قانونی بظاہر عمل غیر قانونی ثابت ہوا لہذا کوئی بھی آپ Exceptional استثنائی عمل جب آپ کرتے ہیں اس کے لئے بھی آپ نے جواز دینا ہے کوئی کام جب آپ کریں گے آپ کے لئے جائز ہے لیکن اس کا جواز آپ نے دینا ہے مثلاً آپ کا اختیار ہے لیکن جواز آپ نے دینا ہے بے جواز با اختیار کام بھی آپ نہیں کر سکتے آپ کو نہیں کرنا چاہیے کسی کو نہیں کرنا چاہیے۔

جناب اسپیکر اگلا سوال نمبر ۳۴۴ عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کا ہے۔

۳۴۴ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

- (الف) رواں مالی سال ۱۹۹۶/۹۷ء کے دوران بلدیہ کوئٹہ کو مختلف پاجیکٹوں کے لئے کل کس قدر فنڈ فراہم کئے گئے ہیں۔ اور اس فنڈ کی تقسیم کاری حلقہ وار تفصیل دی جائے۔
- (ب) کیا مذکورہ فنڈ خرچ ہو چکے ہیں یا ہو رہے ہیں۔
- (ج) کیا مذکورہ فنڈ کو بلدیہ کے تمام حلقہ جات میں مساوی طور پر تقسیم کیا گیا ہے۔ اگر جواب نفی میں ہے تو کیوں اور ہر کام کی نوعیت کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر بلدیات

(الف) سال ۱۹۹۶-۹۷ء میں بلدیہ کوئٹہ کو کسی ترقیاتی کام کے لئے فنڈز فراہم نہیں کئے گئے۔

(ب) اس کا جواب ملاحظہ ہو جز (الف)۔

(ج) جیسا کہ جز (الف) سے ظاہر ہے۔

جناب اسپیکر جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا انہوں نے یہ کہا ہے یہاں فرمایا ہے کہ وزارت بلدیات سال ۱۹۹۶-۹۷ء بلدیہ کونڈ کو کسی ترقیاتی کام کے لئے فنڈز فراہم نہیں کیے ہیں اب یہ جو ہے ہماری معلومات تو یہ ہیں کہ بالکل بہت فنڈ یعنی وہاں استعمال ہوا ہے لیکن یہ ایسا کہ رہے ہیں تو پھر تو ہمیں معلومات کرنے ہوں گے اور پھر اگر ایسا صحیح بیان نہیں دیا ہے پھر تو ہمیں تحریک استحقاق پیش کرنا ہے۔

جناب اسپیکر بالکل اسی طرح آپ سینٹ میں بھی رہے  
میر اسرار اللہ زہری (وزیر بلدیات) جناب اسپیکر معلومات غلط ہیں خان صاحب کی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل خدا کرے میری معلومات غلط ہوں۔

میر اسرار اللہ زہری (وزیر بلدیات) جی انشاء اللہ غلط ہوں گے

جناب اسپیکر Next Question عبدالرحیم خان مندوخیل

عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر ۲۱۱

جناب اسپیکر سوال نمبر ۲۱۱۔ وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ میں ایک عرض کر دوں ازبیل ممبر سے کہ مجھ سے فون پر یہ کہا گیا کہ اس کا جواب بہت طویل ہے اور ریکوریٹ کی گئی کہ اگر اس کو اسی اجلاس میں آج کے اجلاس میں اگر ڈیفنڈ کر دے ہم لگے آپ کو اس کا جواب دے دیں گے تو میں نے اس کی بات تسلیم کر لی تو اس کو بھی ڈیفنڈ کرتا ہوں جی اگلا سوال میر جان محمد خان جمالی۔

(چونکہ سوال نمبر ۲۱۱ defer یعنی موخر کر دیا گیا لہذا کارروائی / مباحثات میں شامل

نہیں ہے)

جناب اسپیکر اگلا سوال۔

۲۱۸ میر جان محمد خان جمالی

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) ۲۱ فروری ۱۹۷۷ء تا تاحل محکمہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام تمام نسلیہ محکمہ جات پروجیکٹس (اگر ہوں) میں کتنے گریڈ آفیسران و نان گریڈ اہلکاروں کے تبادلے کر دیئے گئے ہیں ان کے نام، عمدہ، مقام تبادلہ اور مقام و عمدہ تعیناتی کی تفصیل دی جائے۔ نیز کیا ان تبادلوں میں اہلیت / تجربہ اور گریڈ کا خیال رکھا گیا ہے۔

(ب) مذکورہ بالا تبدیل کردہ آفیسران و اہلکاران اپنے آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے۔ نیز کیا یہ آفیسر و اہلکار نئے عہدوں پر تعیناتی کے اہل تھے اور اپنے پیشرو آفیسران و اہلکاران سے چارج لینے والے ملازمین کی آبائی ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے۔

(ج) مذکورہ تبادلوں میں ٹی اے / ڈی اے کی مد میں کل کتنی رقم ادا کی گئی ہے نیز ہر آفیسر و اہل کار کو ادا کردہ سفر خرچ کی علیحدہ علیحدہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے۔

### وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

اس ضمن میں یہ بات واضح کی جاتی ہے کہ محکمہ اقتصادی منصوبہ بندی و ترقیات میں کسی آفیسر کا تبادلہ نہیں کیا گیا ہے۔

مولانا امیر زمان سینیئر انسٹرکٹور جناب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے

میر جان محمد خان جمالی جناب ایک ضمنی سوال ہے کہ پھر ہم یہ نتیجہ عکس کر سکتے ہیں کہ آفسروں کی تہذیبی کی ضرورت نہیں تھی جب مولانا وزیر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بنے اس کا مطلب ہے کہ ترقیاتی عمل میں بھی کوئی Revolutionary آئیں گے نہ کوئی تہذیبی آئے گی وہی پرانے طور طریقے لگتا ہے Heavy رہیں گے۔

جناب اسپیکر نہیں اگر ٹرانسفر کیے جاتے ہیں تو انہیں ٹرانسفر کیوں کیے گئے ہیں اور ٹرانسفر نہیں کیے گئے تو آپ کہتے ہیں کہ انہیں ٹرانسفر کیوں نہیں کیے یہ تو غلط ہے یہ روشن عمل ہے کہ انہوں نے ٹرانسفر کوئی نہیں کیا ہے۔

میر جان محمد خان جمالی جناب اس بات کا دینا چاہیے کہ ترقیاتی عمل میں کوئی تہذیبی نہیں ہے وہی ہیل کی رفتار سے

جناب اسپیکر یہ تو اچھی بات ہے آپ کو تو شاباش کھنی چاہیے اس پر اگلا سوال ۲۸۳  
میر عبدالکریم نوشیروانی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل On his behalf  
مولانا امیر زمان (سینیئر فیسٹر) جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال  
عبدالرحیم خان مندوخیل جناب یہ ۱۹۹۷-۹۸ء میں جتنی بھی اسکیمیں ۴۳ خیر  
پہلے جو اس میں آیا تھا اوپر کی فہرست منسلک ہے وہ ہمیں ذرا لیٹ سے ملا اور اس میں زیادہ  
بات ہے لیکن کل دو ارب ایک کروڑ ستاون لاکھ اس سال پاکستان کے پانچ سو ایک ارب  
روپے بجٹ اس میں ہمارے صوبے کے لئے بمشکل دو ارب روپے کیا ہمارے لئے پراجیکٹس  
میں مثلاً ہمارے پانی کی ضروریات دیگر ضروریات سڑکوں کی ضروریات۔

۲۸۳ میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

مرکزی حکومت کی امداد سے صوبہ میں جاری اسکیموں کی تعداد کتنی ہے۔ نیز ہر ضلع میں  
مخصوص منصوبوں کی تعداد اور ان کے لئے مختص رقوم کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

مرکزی سالانہ ترقیاتی بجٹ ۱۹۹۷-۹۸ء کے تحت اس وقت صوبہ بلوچستان میں ۴۳ جاری  
منصوبوں پر عملدرآمد ہو رہا ہے اور دوران سال ان کے لئے ۴ ارب ایک کروڑ ۵۷ لاکھ ۲۹  
ہزار روپے مختص ہیں ضلع وار منصوبوں کی تعداد اور ان کے لئے مختص رقوم کی تفصیل کی  
فہرست آخر پر منسلک ہے۔

مولانا امیر زمان (سینیئر فیسٹر) جناب اسپیکر یہ رونا تو ہم ہمیشہ روتے ہیں کہ  
مرکز نے ہمارے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک کیا ہے پراجیکٹ بھیجے ہیں وہ اے ڈی پی میں نہیں  
ڈالی ہیں یا جو ہم نے پیسے مانگے ہیں وہ نہیں دیئے ہیں کچھلے دن آپ کو یاد ہو گا جب میں نے  
گیس راولپنڈی کے متعلق دو مہینے سے جو ماہوار کی راولپنڈی ہے وہ بھی نہیں ملی ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل میں اس میں ذرا ضمنی سوال کروں کہ آپ نے کتنے ارب کا پراجیکٹس دیا تھا اپنی طرف سے جناب اسپیکر کتنے ٹے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل فیڈرل گورنمنٹ سے ادھر تو دو ارب روپے ہیں وہ بھی بلکہ میں کہوں گا کہ وہ بھی جاری یعنی پراجیکٹس ہوں گے یعنی پہلے سے جاری ہے یہ بھی نئے پراجیکٹس نہیں ہیں مجھے یقین ہے۔

مولانا امیر زمان (سینیئر فیسٹر) جناب اسپیکر ایک تو یہ نیا سوال ہے یہ بات بھی صحیح ہے دوسرا یہ ہے کہ آن گونگ اسکیمات جو ہمارے ہیں یہاں مرکزی حکومت کے اس کے لئے پیسے نہیں دیئے ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ نیشنل ہائی وے کی مد میں اس وقت آپ کا بلوچستان میرے خیال میں ۳۰ کروڑ روپے مقروض ہے اور مرکزی حکومت نے ہمیں ۲۰ کروڑ روپے دیئے ہیں اور ایسا نہیں ہے کہ ہم نے نئی اسکیم انہیں دیئے ہیں اور پرانے کی نفاذی نہیں کی ہیں ہم نے باقاعدہ طور پر نئے اسکیمات بھی دیئے ہیں جو وہاں دریا سندھ سے اضافی سیلابی پانی کی اس سال کا منصوبہ سیلابی پانی کے تحفظ کے منصوبہ جات کوئٹہ پشین مستونگ منگوچر زیر زمین پانی کی ری چارجنگ کوئٹہ زیر زمین پانی کی ری چارجنگ بولان ڈیم کی دوبارہ تعمیر اور حیوانات میں بیماریوں کے کنٹرول کے تحفظ کے لئے اور بلوچستان میں ایگریکلچر کالج کا منصوبہ ایگریکلچر ٹریننگ سینٹر قلات کا منصوبہ سول ہسپتال کوئٹہ میں ایم آر آئی کی فرائی کوئٹہ میں حاجی کیمپ کی تعمیر ایس ڈی پی میں ہم نے دیا ہے لیکن انہوں نے کہا ہم نے یہ منصوبے دیئے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل تو کتنے ارب بنے۔ آپ کے پراجیکٹس؟  
مولانا امیر زمان (سینیئر فیسٹر) ٹوٹل اس وقت میرے پاس نہیں ہیں یہ فگر figure ہیں اگر آپ ٹوٹل کرنا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر دے دیں گے مہربانی۔ جی بسم اللہ خان Any Supplementary

بسم اللہ خان کاٹر جناب اسپیکر میرا ضمنی سوال یہ جو ڈسٹرکٹ وار تفصیل دی گئی ہے سریل نمبر ۴ پر ڈسٹرکٹ قلعہ عبداللہ آتا ہے یہ انہوں نے دی ہے ۱۹۹۶ء - ۱۹۹۸ء کے لئے ہر جگہ پر چودہ ہزار سولہ سو کچھ ہے وہ تو چھوڑیں آپ صرف ۲۴ پوائنٹ ملین کا ذکر ہے وہ کچھ سال کا کہ جون ۱۹۹۶ء تک وہ خرچ ہو چکے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سال اس ڈسٹرکٹ کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر جی جناب۔

عبدالرحیم خان مندوخیل ضمنی سوال کوئی شخص کر سکتا ہے۔

جناب اسپیکر نہیں نہیں آپ تشریف رکھیں میں اس سے مخاطب ہوں۔

مولانا امیر زمان (سینیئر وزیر) جناب اسپیکر گزارش یہ ہے کہ بسم اللہ خان خود کابینہ کا رکن ہے یہ مسئلہ وہاں کابینہ میں ذکر کریں اور دوسرا یہ ہے کہ یہ جو اسکیمات ہیں گزشتہ سال کی آپ نے بات کی ہے اس سال بھی ہم اسکیمات رکھیں گے Throughout بلوچستان ضلع وار تفصیل اگر ۸۷ اور ۸۸ کی آپ دیکھ لیں تو اس میں ہو گا۔

جناب اسپیکر صحیح ہے جی جناب اگلا سوال ۲۸۵ میر عبدالکریم نوشیروانی - On His

behalf

On His behalf

عبدالرحیم خان مندوخیل  
۲۸۵ میر عبدالکریم نوشیروانی (بتوسط عبدالرحیم خان مندوخیل)

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

رواں مالی سال کے دوران سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت صوبہ کے ہر ضلع کے لئے کس

قدر رقم کن ترجیحات کی بناء پر مختص کی گئی ہیں ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

رواں مالی سال میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت کل ۲۵۱ اسکیموں پر جن میں ۱۷۸

جاری اور ۸۳ نئی ہیں۔ عملدرآمد ہو گا رقم کی تخصیص مندرجہ ذیل ترجیحات پر مبنی ہے۔

(۱) جاری اسکیموں کی تکمیل کو دوران سال اولیت دی جائے گی۔

(۲) SAP کے تحت چلنے والے منصوبوں کو مکمل تحفظ حاصل ہوگا۔

(۳) بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں کو بھی مکمل تحفظ حاصل ہوگا۔

(۴) لہذا رقوم کی ضلع وار تخصیص میں بھی انہیں ترجیحات پر عملدرآمد کیا گیا ہے ضلع وار

منصوبوں کی تعداد اور ان کے لئے مختص رقوم کی تفصیل کی فہرست انتہائی ضخیم ہے لہذا

اسمبلی کو صرف ایک سیٹ مہیا کر دی گئی جو کہ اسمبلی لائبریری میں سیریل نمبر ۹۷۲ میں ملاحظہ

کیا جاسکتا ہے۔

وضاحتی نوٹ :- ضلع وار تفصیل کے مطابق منصوبوں کی کل تعداد ۲۳۰ ہے اس کی وجہ صرف

یہ ہے کہ جب ایک صوبائی یا بلوچستان کی سطح پر چلنے والے منصوبے کو عملدرآمد کے لئے ضلعی

سطح پر لایا جاتا ہے تو یہ ایک منصوبہ اسی نام سے ۲۶ اضلاع میں درج ہو جاتا ہے جس کی وجہ

سے تعداد میں اضافہ ہوا ہے، مجموعی طور پر تخمینہ لاگت اور تخصیص شدہ رقم میں کوئی کمی بیشی

نہیں ہوتی۔

جناب اسپیکر مولانا امیر زمان صاحب آخری سوال ہے Any Supplementary?

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا یہ سوال اس کا جواب آیا ہے لیکن آج

میں ایسا مصروف تھا کہ اس کو تیار کرنا ذرا مشکل رہا لہذا کم از کم اس وقت سپلیمنٹری نہیں ہے

یہ نہیں کہ سپلیمنٹری نہیں ہے لیکن اس وقت ہم تیار نہیں ہے اگر آپ ہماری ریکوریٹ مانیں

اور ڈیفنڈ کریں تو بہتر ہو گا آپ کو علم ہیں کہ آج ہم تمام دن جناب والا یہ بہت سب سے اچھا

اور اہم موضوع ہے۔

جناب اسپیکر نہیں جواب آچکا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل آچکا ہے لیکن سپلیمنٹری۔

جناب اسپیکر میں عرض کرتا ہوں آپ سے۔ میں عرض کرتا ہوں آپ سے جواب ہے

ہم پڑھیں گے بہت سوال بنائیں گے اس کے اوپر اور سوال بن سکتے ہیں آپ بنا لیں نہ۔

مولانا امیر زمان (سینیئر وزیر) جناب اسپیکر اگر اجازت ہو سوال بھی آگئے اور اس کے جواب بھی آگئے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل میرا مطلب یہ ہے ابھی اس وقت اس میں۔ نہیں ابھی تیار نہیں ہے ایک چیز۔

جناب اسپیکر ٹھیک ہے سمجھ گیا میں آپ کی بات درست ہے اگر اس ٹائم کوئی بات ہوئی تو اس میں سے آپ اور سوال بنا سکتے ہیں۔

مولانا امیر زمان (سینیئر وزیر) سوال بھی آگئے اور جواب بھی آگئے اور مفصل تفصیل ہمارے ساتھ پڑی ہے اگر خان صاحب کو ابھی بھی کوئی بات ہے تو ہم اس کے ساتھ بیٹھ کر وہ ساری تفصیل ان کو جوالہ کر دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل لیکن سلیمنٹری پوزیشن میں ہم نہیں ہیں وہ نہیں سمجھیں۔

جناب اسپیکر ٹھیک ہے میں سمجھ گیا آپ کی بات۔ اس کو پڑھ کے دیکھ لیں پھر اگر ہو تو ضرور بنا سکیں گے مہربانی جناب۔ وقفہ سوالات ختم ہوا۔

میر محمد اسلم چکی جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر اسی سوالات پر جناب آپ اپنی رولنگز دیں چونکہ ہمیشہ اس ہاؤس میں یہی پیش ہوتا ہے کہ جوابات سوالات کے کتنے ایک گھنٹے ایک دن میں دو دن میں یا سیشن کے دوران ٹیبل پر آنے چاہیے آپ اگر اپنی رولنگز دیں تو اس سے واضح ہو جائے گی ہمارے لئے بھی۔

جناب اسپیکر پہلے رولنگز دی ہوئی اس پر آپ شاہد اس دن نہیں تھے پہلی بات تو یہ ہے قواعد کے مطابق تو ٹیبل ہوتے ہیں ایک گھنٹہ قبل مگر ہماری روایت اس صوبائی اسمبلی کی کہ ہم دو دن اس پیشتر آپ کو بھیجتے ہیں آپ کے گھروں پر یہ ہماری یہاں پر روایت ہے مگر قواعد کے مطابق ایک گھنٹہ قبل آپ کے پاس یا ٹیبل پر ہوتے ہیں تو یہ رولنگ ہے۔ تو وقفہ سوالات ختم ہوا۔

رخصت کی درخواستیں سیکرٹری صاحب رخصت کی درخواستیں اگر ہوں تو پڑھیں۔  
 اختر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی) میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب نے نجی  
 مصروفیت کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟  
 (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی سردار محمد صلح بھوتانی صاحب نے ذاتی مصروفیت کی بناء پر آج کے  
 اجلاس سے رخصت کی درخواست کی۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟  
 (رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر چونکہ عصر کی جماعت کھڑی ہونے والی ہے چار بجے ستائیس منٹ پر  
 اجلاس نماز عصر کے لئے ملتوی ہو گیا اور پھر چار بج کر ستاون منٹ ۵۷ - ۳ بجے زیر صدارت  
 جناب اسپیکر شروع ہوا۔

جناب اسپیکر تحریک التواء نہیں ہے لہذا زیرو آور۔

مولانا امیر زمان (سینیئر وزیر) پوائنٹ آف آرڈر قرار داد تو ہے۔

جناب اسپیکر نہیں وہ آگے آئے گی جی جناب فرمائیے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا میں آج ہمارے ملک اور ہمارے ملک  
 میں ایک قوم پشتون کے ایک خوش بختی کی خبر کے بارے میں آپ کے یہاں اظہار خیال کرنا  
 چاہتا ہوں وہ یہ جناب والا کہ پاکستان چار قوموں کا ملک ہے جو کہ بھائی ہیں برابر ہیں اس سے  
 پہلے انگریز نے ہم سب کو غلام بنایا پھر انگریز کے خلاف ہم نے مشترک جدوجہد کیا انگریز نے  
 اپنے استعماری مقاصد کے لئے ہمیں مختلف طریقوں سے مخصوص پشتونوں کو تقسیم کیا اور پھر  
 مجموعی طور پر ہمارے شناخت کو ختم کیا جو کہ انسانی اصولوں کے خلاف تھا جمہوری اصولوں  
 کے خلاف تھا اسلام کے خلاف تھا لیکن وہ ایک غیر قوت تھی استعماری قوت تھی۔ سامراجی تھی

پھر جب پاکستان بنا تو سب سے پہلے یہ ہونا چاہیے تھا کہ ہم ایک ایسا آئین کی تشکیل کریں جس میں ہمارے ملک میں رہنے والی قومیں ہمارے ملک میں رہنے والے افراد ان سب کے لئے ایک صحیح معنوں میں جمہوری انسانی اسلامی معاشرہ بنے ایسا ایک آئین بنتا لیکن وہ بد قسمتی یہ رہی کہ مختلف مفادات کی قوتوں نے ایسے آئین بنانے کا رستہ روکا اور یہی وہ سلسلہ ہے کہ چلتے چلتے ایک سٹیج پر آگے ہمارا ملک آدھ تقسیم ہوا اور اس کے بعد بمشکل ایک آئین بنا اس میں بھی دوسروں کے علاوہ یا دوسرے جو کچھ بہتر کرنا چاہیے تھا اصلاح کرنا چاہیے تھا امرود کرنا چاہیے تھا بہت سی دیگر چیزوں کو ان میں ایک بات یہ تھی کہ پشتونخواہ پشتون کے وطن نہ اس کو متحد کیا گیا اور جو بھی تھے اس میں مثلاً پشاور یہ علاقہ اس کو انگریز نے این ڈبلیو ایف پی کا نام دیا تھا اپنے سامراجی ان کے حدود کا این ڈبلیو ایف پی تو کہا جا سکتا ہے لیکن وہ اس کا یہ حقیقی نام نہیں تھا پشتونخواہ کی سرزمین جناب والا یونان کے ہیروڈوڈ سے آخوند درویزہ احمد شاہ بابا کے دور تک اور عام پشتون زندگی میں اس کا نام پشتونخواہ یعنی پشتون کی سرزمین پشتون لینڈ، ایک بات یہ تھی نہ اس کو متحد کیا گیا اور جو بھی تھے مثلاً پشاور اس کو انگریز نے این ڈبلیو ایف پی کا نام دیا تھا اپنے سامراجی ان کے حدود کا تو این ڈبلیو ایف پی تو کہا جا سکتا ہے لیکن وہ اس کا یہ حقیقی نام نہیں ہے پشتون خواہ کی سرزمین یونان کی ہیروڈوڈ سے لے کر آخوند درویزہ احمد شاہ بابا کے دور تک اور عام پشتون زندگی میں اس کا نام پشتون خواہ یعنی پشتون کی سرزمین۔ پشتون لینڈ اور اس پر احمد شاہ بابا کے اشعار ہیں اور عام لفظ ہے اور آخوند درویزہ جیسے عالم بازی نوشان جیسے عالم انہوں نے بار بار اس پشتون کی سرزمین کا ذکر کیا ہے پشتونوں کے لئے لیکن بد قسمتی ہوئی کہ یہ نام ویسٹ انٹرسٹ میں اس سرزمین کو دینے سے انکار کیا اور یہ مسئلہ متنازعہ چلتا رہا ہونا یہ چاہیے تھا کہ انصاف کا تقاضا تھا جمہوریت کا تقاضا تھا اسلام کا تقاضا تھا یہ ہوتا یہ کوئی مسئلہ نہیں۔ بہر صورت اب بہت دیر سے پھر بھی وہ کہتے ہیں کہ دیر آید درست آید۔ ابھی پشتون خواہ کے پراونشل اسمبلی میں اتفاق رائے سے یہ نام تجویز کیا ہے اس صوبے کا۔ اس کے بارے

میں وہ آئینی ترمیم کرے فیڈرل پارلیمنٹ۔ اور اس کو وہ نام دیا جائے اس پر میں سب لوگوں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں خواہ وہ اس ملک کے جس قوم سے تعلق رکھتے ہیں بین الاقوامی طور پر بھی جنہوں نے اس مقصد میں رول ادا کیا اس کے لئے قربانیاں دیں جیلوں میں گئے سردمال کی قربانی دی اور اس وقت جن پارٹیوں نے اس میں امداد کی عوامی نیشنل پارٹی پیپلز پارٹی۔ جمعیت العلماء اسلام۔ مسلم لیگ نواز گروپ جس نے خصوصی امداد کی۔ کہ وہ اتفاق رائے سے منظور ہو امید کرتے ہیں پارلیمنٹ سے ملک کے تمام قومی جمہوری قوتوں سے وطن پال قوتوں سے کہ وہ پارلیمنٹ میں اس کو منظور کرنے کے لئے کوشش کرے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر کسی اور نے بولنا ہے۔ بسم اللہ خان کاکڑ۔  
 بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر) جناب اسپیکر زید آدر کے حوالے سے جس موضوع پر میں آج بولنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ بلوچستان میں خصوصیت سے یہ نومبر کے مہینے میں باہر سے لوگ آتے ہیں یہاں کے پرندوں اور جانوروں کے شکار کے لئے پاکستان سے باہر کے لوگ آتے ہیں بعض تنظیمیں بعض جماعتیں تھوڑے سے مفادات حاصل کرنے کے لئے ہماری زمین کے پرندوں اور جانوروں کے شکار کے لئے باہر کے لوگوں کو چھوڑتے ہیں۔ میں خود چونکہ ڈبلیو ڈبلیو ایف وائلڈ لائف کے حوالے سے میں اس کا ممبر ہوں میں چاہوں کہ صوبائی حکومت ملک سے باہر آنے والے لوگوں کے لئے بلوچستان کی سرزمین پر آکر شکار کرنے کے اس عمل کو روک دے اور یہاں بھی شکار کا تحفظ ہو یہ میرا ایک نکتہ تھا۔

جناب اسپیکر بسم اللہ خان جہاں تک مجھے معلومات ہیں یہ باقاعدہ مرکزی حکومت اجازت دیتی ہے لوگوں کو کہ فلاں علاقہ آپ کا ہے جا کر شکار کریں تو ہم صوبائی حکومت سے یہ گزارش کریں گے کہ وہاں سے پوچھے کہ کونسا علاقہ ان کو مختص کیا ہے۔

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر) یہی بات میں نے سینیئر منسٹر سے بھی کی تھی میں چاہتا بھی تھا کہ ہماری سرزمین بلوچستان کے مختلف علاقوں میں جو پرندے جانور ہے یہ بھی مرکز

کے assesses ایسٹس ہیں یا ہمارے۔ اس چیز کو روکا جائے اس کے لئے عربوں کے قافلے  
 یا دوسرے لوگوں کے قافلے یہاں آکر مختلف قسم کی اور کرپشن بڑھ رہی ہے مختلف حوالے  
 سے۔ دوسری بات جو پشتون خواہ اسمبلی نے ایک فیصلہ کیا بہت عرصے کے بعد کیا جس کی  
 طرف رحیم صاحب نے اشارہ کیا صوبہ سرحد کا نام پشتون خواہ رکھنے کے حوالے سے میں اس  
 لئے کہوں گا کہ ہم ماریشن جب گئے تھے اگر آپ کو یاد ہو سی بی اے کانفرنس میں ایک چھوٹا  
 ملک ڈھائی لاکھ آبادی والا ملک تھا سوت سما۔ وہ جب اس سے آزاد ہوا اس کا پہلا نام تھا اس  
 نے بڑے فخریہ انداز میں کہا کہ ہم نے سوت کا لفظ بنا دیا ہمارے ملک کا نام سما ہے سوت کا  
 لفظ وہ ناصب قوتوں کا نام ہمارے اوپر یادگار کے طور پر تھا اس لئے ہمارے ملک کا نام سما  
 ہو گا اور بہت کم عرصے میں انہوں نے پہلے اس چیز کو کیا اور ہمیں کافی عرصے پہلے یہ کام کرنا  
 چاہیے تھا میں اس چیز کی تائید کروں گا جو پارلیمنٹ ہے وہ پشتون خواہ کے لوگوں کے آرزو کو  
 اس کے فطری حق کو اسلامی اور قانونی حق کو تسلیم کرتے ہوئے جو اس اسمبلی سے قرار داد  
 پاس ہوئی ہے اس پر عمل کرے کچھ چیزیں ہیں ایسا کہوں گا پشتون خواہ جس میں احمد شاہ بابا  
 ہو چاہے خوشحال خان ہو ہر جگہ آپ کو پشتون خواہ کا لفظ ملے گا اس میں کچھ ایسی پیچیدگیاں ہیں  
 کہ شاید یہ فلور اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ پشتونوں کے تقسیم کا ہو جس سے ہماری  
 قومیں تقسیم ہوئی ہیں وہ بھی کچھ تراکتیں ہیں اس کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے بحرحال یہ ایک بہت  
 اچھی پیش رفت ہے میں تائید کرتا ہوں کہ پاکستان کے پارلیمنٹ کو پشتون خواہ کے اس  
 خواہش آرزو کا احترام کرتے ہوئے وہاں کا نام صوبہ پشتون خواہ رکھنے کی ترمیم کرنی چاہیے۔  
 شکریہ۔

جناب اسپیکر شکریہ نگلی صاحب۔

میر محمد اسلم نگلی بسم اللہ خان نے جو وائٹڈ لائیف کے بارے میں جو اپنے خیالات  
 کا اظہار کیا میں اس کی تائید کرتا ہوں کیونکہ بلوچستان میں باہر کے جو حکمران ہیں خاص کر  
 گف سے ان کو مختلف علاقے مرکزی حکومت کی طرف سے الاٹ کئے گئے ہیں ان کے علاوہ جو

الٹ نہیں ہیں وہاں بھی مختلف لوگ بااثر لوگ آکر شکار کرتے ہیں جب کہ شکاریات کے تحفظ کے لئے یہاں ایک ٹھگہ ہے اس کی وزارت نے الگ قانون ہیں ان پر صحیح طور پر عمل درآمد نہیں ہوتا اس کے علاوہ فرض کریں ہم کہتے ہیں چونکہ مرکز کی طرف سے الٹ ہوتی ہے کچھ مشکلات ہیں۔ لیکن یہ شکاریات کے بارے میں میں یہ عرض کرنا چاہوں گا صوبائی حکومت کے تمام قوانین ہوتے ہوئے گیم واچر ہوتے ہوئے یہاں بلوچستان میں شکار پر کوئی تحفظ صحیح معنوں میں نہیں ہو رہا ہے جس میں پرندوں اور جانوروں کے نایاب نسل تباہ ہو رہے ہیں ختم ہو رہے ہیں مثلاً یہاں پر جو وارڈن رکھے ہوئے ہیں گیم واچر رکھے ہوئے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف تخواہ لیتے ہیں کہ ہماری مراعات ہیں وہ ان جگہوں پر تحفظ نہیں کرتے ہیں جہاں ان کی ڈیوٹی ہوتی ہے اور وہاں حفاظت کرنی ہوتی ہے یہ مسئلہ ہے وانڈلڈائف نیچر کا جزو ہے اور یہ جو جانور ہیں قدرت کی بہت نایاب چیزیں ہیں اگر ان کا تحفظ نہیں کیا گیا بہت جلد یہ نایاب نسل جو جانوروں اور پرندوں کی بلوچستان میں پائی جاتی ہے وہ ختم ہوگی تو صوبائی حکومت سے درخواست ہے کہ وہ اس سلسلے میں خاص طور پر وانڈلڈائف کے تحفظ کا صحیح طور پر قانون نافذ کرے اور اگر اس میں کچھ کمزوریاں ہیں تو ان کا قانون کو اس طریقے سے تبدیل کیا جائے یا سخت کیا جائے تاکہ ان کا تحفظ ہو سکے۔

جناب اسپیکر کسی اور صاحب جی مولانا عبدالواسع صاحب۔

مولانا عبدالواسع شکر یہ جناب اسپیکر، جناب اسپیکر زیرو آور پہ جن دوستوں نے بات شروع کی ہے وہ عبدالرحیم صاحب نے جس بات کی طرف اشارہ کر دیا وہاں صوبہ سرحد کی اسمبلی نے پشتونخواہ کے نام سے صوبے کا نام پاس کر دیا تو جناب اسپیکر ہم ان دوستوں کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے بڑا دیرینہ مسئلہ جو کہ لوگ پچاس سال سے اس پہ تحریک چلا رہے تھے اور اس پہ لوگوں نے شاید قربانیاں بھی دے چکے تھے۔ تو جناب اسپیکر اس وقت بھی صوبہ کا نام ہم نے اور ہماری جماعت نے یہ سفارش کر دی کہ نام تبدیل کرنے سے یا نام رکھنے سے یا نہ رکھنے سے میرے خیال میں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے اگر پشتونخواہ کے نام رکھے

تو بھی ایک بہتر چیز ہے اس کا کوئی نقصان نہیں ہے کسی کو بھی نقصان نہیں ہے اگر کوئی دوسرے لوگوں کے نام ہے تو ان کا بھی نام ہو جائے تو بہتر ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ کہہ رہے تھے کہ اتنے بڑے انداز میں اٹھانا کہ اس کے لیے تحریک چلانا اور لوگوں کے درمیان نفر میں پھیلانا اور دوسرے دوستوں کے برابر قوموں پہ الزام لگانا تو یہ مناسب انداز نہیں ہے تو جناب اسپیکر ہم نے اسی وقت بھی کہا کہ پشتونخواہ کے نام رکھنے سے نہ کسی کو آنا مل جاتا ہے نہ کسی کو گھی مل جاتا ہے نہ کسی کو کپڑے ملتے ہیں صرف نام رکھنے سے سکون مل جاتا ہے بلکہ نظام تبدیل کرنے سے ہمیں سکون مل بھی سکتے ہیں تو اگر پوری قربانی دینی ہے تو ایسے عظیم مقصد کے لیے دے دیں تاکہ ان کے ثمر سے ہمارے بچے ہمارے آنے والی نسلیں ان کے ثمر سے مستفید ہو جائے تو جناب اسپیکر اب چونکہ ہمارے قائد کا بیان ہمارے مولانا فضل الرحمان صاحب کا بیان پہلے دن بھی آیا تھا کہ پشتونخواہ کے نام رکھنے سے ہم وہاں مخالفت تو نہیں کرتے ہیں بلکہ اس کی ہم حمایت بھی کرتے ہیں لیکن ان سے کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتے ہیں اس کے بعد یہ جو ہمارا تباہ ہوا معاشرہ ہے میرے خیال اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی لیکن ٹھیک ہے جب ہوگی تو ہم اس پہ خوش ہے اور اب میں رحیم صاحب کی خدمت میں نہایت احترام سے عرض کرتا ہوں کہ اب الحمد للہ ہمارے پشتونوں کے ایک نام سے ایک صوبہ تو مل گیا تو اب یہاں ہم جب رہ رہے ہیں تو یہ ہماری پشتونخواہ عوامی پارٹی ہم کس مقصد کے لیے چلا رہے ہیں میرے خیال میں شاید ان دوستوں کا بھی یہ خیال نہیں ہے نہ یہ ہے کہ ایک ملک میں ہمارے نام سے نہ ان کی تحریک میں شامل تھے کہ دو صوبہ پشتونخواہ کے نام سے ایک صوبہ بن جائے تاکہ ہمارے شخص بھی ایک میدان میں سامنے آجائے اس قوم کے ساتھ کہ جس ملک میں جس قوم میں ہم رہ رہے ہیں تو میرے خیال اس کے بعد ہم جب خوشحالی منائیں گے تو خوشحالی کے بعد تو ہمارے مقاصد پورے ہونگے۔ مقاصد پورے ہونے کے بعد میں تو رحیم صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ اب نظام کی تبدیلی کی بات رہ گئی ہے ایک قدم تو ہم بڑھ گئے ہمارے مقصد حاصل ہو

گئے تو اب نظام کی تبدیلی کے ساتھ ہمارا ساتھ دے دیں نظام کی تبدیلی کے لیے تاکہ وہ ہمارے والے بھی مقصد حاصل ہو جائیں تو پھر لوگوں کو صحیح طریقے پہ سکون بھی مل سکتے۔  
شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر انہوں نے ساتھ دے دیا مہربانی جی مولانا تو آپ کو مبارک باد دے دی ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل میں نے بالکل بھائی چارہ میں بول دیا ہے جناب والا میں نے تو وہ ذکر کیا لیکن ہمارے یہاں برادری برابری بھائی چارہ پشتون یہاں ہیں ہم امید کرتے ہیں جس طرح سیاسی طور پر اس مسئلے کو بات چیت کے ذریعے حل کیا گیا یہاں ہمارے اس صوبے میں بھی پشتون بلوچ ایک دوسرے کے بھائی ہیں برابری کی بنیاد پہ بات چیت سے اپنے مسائل حل کریں گے اور یہ جو مولانا صاحب نے کہا کہ یہ قومی حقوق یہ عوامی حقوق یہ نظام کا حصہ ہے اس لیے مجموعی طور پر ہم تو کہہ رہے ہیں جناب اسپیکر کہ ایک عدل کے نظام کی طرف ہم بڑے اور اس میں یہ اس کا ایک اہم حصہ ہے مہربانی اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر مہربانی جناب بس مولانا صاحب بہت ہو گیا آپ نے کچھ بولنا ہے اسی پر بولنا ہے ہو گیا جی بس تشریف رکھیں مولانا صاحب تشریف رکھیں جی مولانا اللہ داد خیر خواہ صاحب۔

مولانا اللہ داد خیر خواہ (وزیر) بسم اللہ الرحمن الرحیم (آیات قرآنی تلاوت فرمائیں) یہ مشہور ہے کہ پانی اسی کا حق ہے جو طلب کریں اور شکار اسی کا حق ہے جو پکڑے مثل کے طور پر بندوق سے آپ نے شکار کو مارا زخمی ہوا آپ کے گرفت سے نکل گیا تو جہاں دوسرے نے پکڑ لیا اگر اس کو پکڑنے کا حق نہ دیا جائے تو پھر وہ اسے نہیں پکڑے گا اور وہ مر جائے گا جب وہ اس طرح مرے گا دونوں کے کام سے نکلے گا تو اس میں یہ خوبی اخذ کیا گیا ہے کہ شکار تو ہر کوئی کر سکتا ہے یہ کسی کی ملکیت نہیں نہ کسی کی ملکیت بنتی ہے اسی لیے میں کہتا ہوں کہ اس سلسلے میں پابندی ہمارے ہاں نہیں ہونی چاہیے باقی دوسری گزارش

اسپیکر صاحب نے کہا کہ پشتونخواہ کے بارے میں کافی بات ہوئی تو میں بھی اس کے کہنے پر اس کو مزید نہیں چھیڑوں گا البتہ میں عراق کے صدر صدام حسین صاحب کی اس جرات مندانہ موقف کا ثیر مقدم کرتا ہوں اور اسے خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اس نے امریکی ماہرین کو اپنے ملک میں داخل ہونے سے روک دیا بلکہ جو داخل تھے انکو بھی جانے کا حکم دے دیا میں کہتا ہوں یہ حق عراق والوں کو حاصل ہے اس لیے کہ مسلسل چھ سال سے جو اقتصادی پابندی عراق والوں پر لگی ہے اس میں امریکہ کا بڑا ہاتھ ہے بلکہ میں یہ کہوں گا کہ یہ امریکہ ہی کا فیصلہ ہے اقوام متحدہ امریکہ کا اعلیٰ کار ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ جب عراق نے امریکی ماہروں کو روک دیا یا نکال دینے کا حکم دیا تو اقوام متحدہ نے پھر یہ فیصلہ کیا کہ ہم دوسرے ماہرین کو بھی نکال دیتے ہیں میرے محترم ساتھیو میں نے اس سے پہلے بھی عرض کیا کہ امریکہ عالم اسلام کا دشمن ہے وہ اپنی دشمنی کر رہا ہے اب اس نے ایک بار پھر عالم اسلام کے حکمرانوں کو امتحان میں ڈال دیا ہے کہ کون امریکہ کی پٹو ہے اور کون آزاد ہے ہمارے ملک پاکستان میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ کی کالونی ہے اور کالونی وہ ہوتی ہے جس پر باہر سے حکمرانی کی جاتی ہے یہی حال پاکستان کی ہے میں کہتا ہوں کہ اگر فرانس چین اور روس جیسے کافر ملک اس قرار داد کو مسترد کرتے ہیں۔ تو مسلمان ملک اور حکمران اپنا موقف واضح کرنے میں کیوں خاموش ہیں میں اس اجلاس کے توسط سے عالم اسلام کے حکمرانوں سے اپیل کروں گا کہ وہ اس میں عراق کا بھرپور ساتھ دیں اور امریکہ دشمنی کا اظہار کرے شکریہ۔

جناب اسپیکر شکریہ۔ ڈاکٹر تارا چند صاحب۔

ڈاکٹر تارا چند جناب اسپیکر گزشتہ دنوں ہرنائی شہر کا دورہ کرنے کا موقع ملا تو وہاں پر ہرنائی شہر کے محترمین وفد نے ملاقات کر کے ایک اہم مسئلے کے بارے میں آگاہ کیا وہ ہرنائی وولن مل اس مل کی تاریخ یہ ہے کہ اس مل کی جو سنگ بنیاد رکھی گئی اس کی سنگ بنیاد اس ملک کے بانی قائد اعظم نے رکھی تھی۔ دورے کے دوران ہم نے ہرنائی وولن مل کا تفصیلی دورہ بھی کیا تو وہاں سے جو معلومات فراہم کی گئیں تو میں ضروری سمجھتا ہوں اسمبلی فورم کا

فائدہ اٹھاتے ہوئے اس پر بات کروں سب سے جو اہم مسئلہ ہرنائی کے عوام محسوس کر رہے تھے اور بھی بہت سے مسائل ہیں میں نے جو ضروری سمجھا وہ ہرنائی وولن مل کافی عرصہ سے بند پڑی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس مل کی مشینری کو اور مع اس مل کے پلاٹ کو جو ایکڑوں پر مشتمل ہے کوڑیوں کے داموں پر فروخت کرنے کا انتظام ہو رہا ہے جناب اسپیکر ہرنائی وولن مل اپنے تاریخی اعتبار سے اس کی ایک تاریخی حیثیت ہے اس مل کے ذریعے اس علاقے کے ہزاروں خاندانوں کا گزارہ ہوتا ہے اور جو وہاں پر ختم مل ہوتا ہے وہ بھی وہاں کھپتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس علاقے کے اور بلوچستان کے عوام پر ترس کھاتے ہوئے حکومت مل کو جو سچینے کے انتظامات ہو رہے ہیں اس کو فوری ختم کرنے کا کوئی بندوبست کرے۔

شکریہ۔

جناب اسپیکر شکریہ جی سردار ترین صاحب۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جناب اسپیکر زیدو آور میں میں سب سے پہلے پشتون خواہ صوبے کی قرار داد کی مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ہمت سے یہ قرار داد پاس کی چونکہ بہت پرانا مطالبہ تھا اور حل ہو گیا صوبائی اسمبلی نے اس قرار داد کی حمایت کی جس میں ہر پارٹی کے نمائندے نے اس کی مکمل تائید کی جناب اسپیکر صاحب اب یہ قومی اسمبلی میں جا رہا ہے خدا نخواستہ اگر انہوں نے اس بل کی حمایت نہیں کی تو یہ پاکستان میں ایک اور نیا بحران پیدا کر سکتا ہے۔ نئے حالات پاکستان کے لئے بن سکتے ہیں۔ تو اسی وجہ سے ہم لوگ یہی کہیں گے کہ اس قرار داد کی حمایت ضروری ہے تاکہ اس سے مزید پاکستان کے لئے مشکلات پیدا نہ کرے۔ پھر کوشش کرنا پڑے گا دوسری بات یہ ہے کہ میرے حلقے میں نوار ہوتا ہے اور زیرہ وغیرہ ہوتا ہے لیکن چونکہ برشور توبے کے آس پاس کے کلیوں سے اس کو لوڈ کر کے لاتے ہیں تو راستے میں ملیشا والے اس کو پکڑتے ہیں ابھی کچھ دن پہلے لوگوں کے ٹریکٹر وغیرہ پکڑے گئے جس میں نوار لائے جا رہے تھے اور یہ بہانہ کر کے یہ افغانستان سے آ رہا ہے لیکن جناب والا وہ برشور میں پکڑا جاتا ہے یا توبے میں پکڑا جاتا ہے یا

بند خوشدل خان پر پکڑا جاتا ہے تو یہ کہاں کا انصاف ہے کہ یہ افغانستان سے لا رہے ہیں لیکن یہ سروے آپ کریں کہ اگر یہ برشور میں نہیں ہوتا ہے اگر تو بے کاکڑی میں نہیں ہوتا ہے تو بے اچکنئی میں نہیں ہوتا ہے پشین کے کسی علاقے میں نہیں ہوتا ہے تو پھر ٹھیک ہے اس میں صرف خالی لوگوں کو تنگ کیا جا رہا ہے زیرہ ہمارے علاقے میں ہوتا ہے بہت ہوتا ہے لیکن زمیندار کو تنگ کیا جا رہا ہے اس کے بارے میں میں صوبائی حکومت سے یہی کہوں گا کہ اس پر فوراً توجہ دے اگر اس پر توجہ نہیں دی جائے گی لوگوں کے ٹریکٹر ضبط ہوتے جائیں گے ملیشا والے پکڑ لیتے ہیں پھر ان سے نکالنا بھی مشکل ہوتا ہے یہ مسئلہ ہمارے لئے خاص اہم ہے کسٹم والے ان کو تنگ کر رہے ہیں جب زیرہ ہمارے علاقے میں ہوتا ہے ہمارے زمیندار اس کو اگاتے ہیں یہ صوبائی حکومت کا مسئلہ ہے اس پر توجہ دے۔

جناب اسپیکر سید احسان شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ جناب اسپیکر اللہ داد خیر خواہ صاحب نے ایک اہم نقطے کی طرف اشارہ کیا اور ایک عالمی مسئلے کو یہاں اٹھایا چونکہ یونائیٹڈ نیشن کی قرارداد نے متعلق تھا عراق کے لئے جناب والا مولانا صاحب کا کہنا بجا ہے کہ یونائیٹڈ نیشن کا دھرا معیار ہے عیسوی دنیا کے لئے۔ اسلامی ملکوں کے لئے۔ یورپ کے لئے کرچن کے لئے۔ جناب والا میں کسی ایسی جماعت سے تعلق نہیں رکھتا جس کا کہ فنڈائٹلٹ سے کوئی تعلق ہو لیکن جناب والا اگر سلامتی کونسل میں قرارداد پاس کرنے کی بات ہے تو ایسی کئی قراردادیں اسرائیل کے خلاف منظور کی گئیں کہ اسرائیل مسلمانوں کی سرزمین پر بستیاں بنانا روک دے لیکن وہ اسرائیل نے ان کی بات سنتا ہے نہ ان کی قرارداد پر عمل ہوتا ہے مسلسل ان کی قرارداد کی وائٹیشن ہو رہی ہے وہاں پر امریکہ اور دوسری طاقتیں خاموش ہیں اسی طرح سے جناب والا کشمیر کے متعلق انڈیا کے اپنے کہنے پر جو مسئلہ یونائیٹڈ نیشن لے گیا تھا وہاں بھی رائے شماری کی قرارداد پاس ہوئی لیکن پاکستان جیسا غریب ملک ایک مرتبہ نہیں کئی مرتبہ یونائیٹڈ نیشن سے رکویمٹ کی ہے ہمارا مندوب وہاں چلایا ہے باقی ملکوں کی تائید حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن امریکہ اور

اس کے حواری ملک اس پر عمل درآمد نہیں ہونے دیتے تو جناب والا یہ صرف خالی عراق کی بات نہیں ہے مسئلہ یہاں پر یہ ہے کہ ایک آزاد ملک کو اس طرح سے مارنا یا اس کے اپنے قوانین کے اندر کہ مداخلت کرنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام ملکوں کے لئے خطرہ ہے اور خاص طور پر جو چند آنے والے دن خلیج کے لئے اہم ہیں تو جناب والا ہماری گزارش ہے کہ ہماری حکومت اس میں مداخلت کر کے امریکی جو حمازہ ہے اس کو خوش اسلوبی کے ساتھ طے کرنے کی کوشش کرے۔

جناب اسپیکر — جی سردار عبدالرحمان خان۔

سردار عبدالرحمان خان کھیتراں (وزیر) جناب اسپیکر صاحب زیرو آدر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جیسا کہ بسم اللہ خان صاحب نے شکار پہ کچھ روشنی ڈالی میں بھی کچھ اسی سلسلے میں بات کرنا چاہوں گا ایک تو میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی خاص کر میرے علاقے میں افغان ماجرین آکر جنگلات کا نقصان کر رہے ہیں جنگل خریدتے ہیں اور درخت کاٹ کر مختلف جگہوں یعنی کہ پنجاب اور لورالائی کے علاقہ وغیرہ بھیج دیتے ہیں اس میں جنگلات وغیرہ کا بے شمار نقصان ہو رہا ہے میں جب ایم۔ پی۔ اے منتخب ہو گیا تو میں نے جنگلات کی سیکرٹری سے بھی بات کی تھی۔ اس سلسلے میں بات ہوئی اس وقت محکمہ جنگلات کے انسپٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں کچھ اقدام کریں تاکہ جو ماجر درخت کاٹ رہے ہیں جنگلات کا نقصان کر رہے ہیں یہ کم از کم جنگلات محفوظ ہو کیونکہ ایک درخت ایک انسان کے برابر ہے وہ بھی اس کی اتنی Partivaption کہ وہ ہمیں آکسیجن دیتی ہیں اور اسی سے ہماری زندگی کا دارومدار ہے دوسرا یہاں ہم نے تلور کے بارے میں کچھ دنوں اخبارات میں دیا تھا اور میری دفاتی بکھسیوں سے بھی بات ہوئی ہے اندرون بلوچستان اور سندھ کے علاقے سے یہاں بلوچستان کے ایک دو قد آور شخصیات میں نام نہیں لینا چاہتا ہوں مختلف جگہوں سے ہزار پندرہ سو میں تلور خرید کر چن کے راستے قندھار ایئر پورٹ سے اسپیشل جہاز کے ذریعے دہلی سمنگل کر رہے ہیں اور دہلی کے ایئر پورٹ پر ۹۰ سے ۹۵ روپے فی پوندہ فروخت کر رہے ہیں تو میری

گزارش یہ ہے کہ چمن کے راستے میں وفاقی بھجسیاں یا دوسرے جو بھی ادارے ہیں ان کو صوبائی حکومت حکم دیں کہ اس چیز پر مکمل سختی ہو اور ہمارے جو ساتھی ہے دوست ہے میری طالبان حضرات سے بھی گزارش ہے کہ کم از کم ان چیزوں کو کنٹرول کریں۔ باقی یہاں عرض یہ ہے چھوٹی سی اسی شکار کے حوالے سے شکار تو چھوٹا موناتیتر کا اور چکور کا چلتا ہے آج مجھے پتہ چلا ہے کہ تیر اور چکور کو نشہ دے کر مارا جاتا ہے وہ گندم میں نشہ آور گولیاں ہیں اس کا مخلول کر کے یوں لکیر لگا کے اس میں ڈال دیا جاتا ہے وہ پھارے کھاتے ہیں اور وہاں ان کی Killing ہو رہی ہے تو میری گزارش ہے تھوڑی سی اس چیز پر بھی نظر کرم کی جائے کہ ان کو نشہ آور دوا دے کر کے نہیں مارا جائے شکار کوئی اڑتی ہوئی مارے تو کوئی بات نہیں میری سی گزارش تھی شکریہ جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا میں اس وقت ایک مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ مجموعی طور پہ اس بار ہمارے صوبے میں خدا کے فضل و کرم سے بارشیں ہوئیں اس میں ایک رحمت ہے لیکن اس کے ایک پہلو یہ ہے کہ چونکہ ہم نے اپنا انتظام نہیں کیا ہے کہ سالوں سے لہذا وہ رحمت عذاب میں تبدیل ہوئی ہے ہوا ابھی مجموعی طور پہ بھی صوبے کے بارے میں ایک پیکیج دیں گے امداد دیں گے لوگوں کو جن کا نقصان ہوا ہے لیکن ایک خصوصی کیس میں سامنے لانا چاہتا ہوں ضلع سبی میں ہانجی شہر جس کو ہم کہتے ہیں وہ باقاعدہ عیس گھروں کا یا اس سے زیادہ بالکل تقریباً بہ گیا ہے اور اگر کچھ بچ گیا ہے جو بھی مکان یا جو بھی کمرے ہیں وہ استعمال کے قابل نہیں ہیں مال مویشی اکثر ختم ہو گئے ہیں اب یہی حالت جو کچھ ہمارے لوگوں کا ایک ذریعہ معاش غریبی میں انہوں نے حاصل کیا ہے وہ ضلع ہو جائے تو وہ بالکل تباہی کی طرف جاتے ہیں اور اس کے عجیب اثرات ہوتے ہیں تو ہم گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کریں گے کہ وہ خصوصی طور پر مجموعی طور پہ جو بھی انہوں نے عمل کرنا ہے ہانجی شہر کے لیے خصوصی طور پہ جو نقصان ہوا ہے اس کا معاوضہ دے مال مویشی کا نقصان ہوا ہے اس کے لیے معاوضہ کا انتظام کرے دوسرے ان لوگوں کے سیٹلمنٹ کا بندوبست

کرے شکریہ جی۔ جناب اسپیکر جی مولانا نصیب اللہ صاحب آپ بولیں۔

مولانا نصیب اللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (عربی) یہاں عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب نے جو بارشوں کا تذکرہ کیا بارشوں کی وجہ سے اکثر علاقوں میں فصلات تباہ ہو چکے ہیں اور خصوصاً ان علاقوں میں جہاں فصلیں نہیں ہیں وہ تو روڈ بھی بہ گئے ہیں آج ہرنائی سے ایک وفد آیا تھا وہ کہہ رہے تھے کہ ہمارے روڈ تو مینوں سے خراب ہو چکے ہیں بار بار ہم چندہ کر کے بناتے ہیں لیکن بارشیں ہوتی رہتی ہیں اور وہ پھر خراب ہوتے ہیں جب ہم سی۔ اینڈ۔ ڈبلیو کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ گریڈنگ کے لیے پیسہ نہیں ہے فنانس والے ہمیں پیسہ نہیں دیتے تو بلوچستان کے اکثر روڈز کچے ہیں کوئی بھی قابل استعمال نہیں ہے کم از کم گریڈنگ کے لیے پیسہ دینے چاہیے اور اسی طریقہ سے جن کے گھر سیلابوں کی نظر ہو گئے ہیں اور یا ان کے موٹر وغیرہ بہ گئے ہیں ان کے لیے تو کچھ کرنا چاہیے بس میری یہ گزارش ہے ہماری صوبائی رہنماؤں سے کہ اپنے پیمانہ عوام پر رحم کھاتے ہوئے گریڈنگ کے لیے تو کم از کم پیسے مہیا کریں اللہ داد خیر خواہ نے جو بات کہی وہ بھی اہمیت کے حامل ہے ایک مرتبہ پھر عراق کے یتیموں اور بیواؤں کے سر پر ایک خطرہ آنے والا ہے تو ہم اپنے حکام بلا سے گزارش کرتے ہیں کہ اس طرح کا رویہ آپ نہ رکھیں جس طرح آپ پہلے رکھ چکے ہیں عراق میں جو تباہی ہوئی ہے وہاں پہ خون خرابہ ہوئی ہے وہاں کے خون خرابے میں ہمارے پاکستان کا حصہ ہے تو ہم مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں اس معزز ایوان کے توسط سے کہ وہ پہلے جیسا نہ کریں بلکہ ہم اپنے ان مسلمان بھائیوں پر رحم کھاتے ہوئے عراق کے ساتھ دیں اور امریکہ یا دوسرے کافر ملک جو چاہتے ہیں کہ مسلمان کا خون خرابہ ہو مسلمانوں کے ملک کے اندر تباہی ہو ان کو جواب دے اور کھلم کھلا اپنے مسلمان بھائی کی حمایت کریں بس یہ میری گزارش ہے شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر نام بہت کم ہے مگر مولانا صاحب اس شہر کی تشریح کرنا چاہیے آپ کو عبدالرحیم خان مندوخیل اس میں مختصر عراق کے بارے میں واضح یہی ہیں

تائید کرتا ہوں کہ ہمارے تمام گورنمنٹ ہمارے عوام اس مسئلے میں عراق کا ساتھ دیں اس کے ساتھ یہ بالکل بے انصافی ہے اور ان کو ان مشکلات سے نکلنے میں مدد کریں مہربانی۔

جناب اسپیکر مولانا امیر زمان صاحب آپ کچھ بولیں۔

مولانا امیر زمان (سینیئر وزیر) جناب اسپیکر جہاں تک رحیم صاحب نے پشتونخواہ کی قرارداد کی بات کی ہے اس کے مطابق میرے خیال میں سب ساتھیوں کی وضاحت آگئے ہیں کہ پہلے ایک نام تھا بلوچ خان اب ہو گئے پٹھان خان بس اس سے کچھ حاصل نہیں ہو گا جس کے ہم مبارک باد دیں۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب شکار کی بات کریں۔

مولانا امیر زمان (سینیئر وزیر) اب جہاں تک شکار کے بارے میں بات ہو رہی تھی شکار کے بارے میں جس دن پارلیمانی پارٹی کا اجلاس ہوا تو میں نے معزز رکن کو بھی کہا کہ وہاں پہ ہم نے باقاعدہ سی۔ ایم سے معلومات کی کہ یہ جو عرب کے قافلے آ رہے ہیں شکار کے لیے اس کے مطابق تو انہوں نے وضاحت سے کہا کہ وہ لوگ جس کے ساتھ مرکز کی ہدایت راہداری یا لائسنس نہیں ہے وہ تو میں نے وہاں پہ روک دیا ہے کہ آپ نہیں آ سکتے اور اگر لائسنس کے ساتھ یا راہداری کے ساتھ آ جاتے ہیں اس کے مطابق مرکزی حکومت کے ساتھ ہماری بات جاری ہے اور میننگ بھی طلب کی ہے میرے خیال میں ۱۹ تاریخ کو وہ میننگ طلب کی ہے ہم دیکھیں گے کہ پاکستان کی قوانین ہمیں کہاں تک اجازت دیتی ہے۔

جناب اسپیکر مولانا امیر زمان۔

مولانا امیر زمان (سینیئر منسٹر) (عربی) بسم اللہ الرحمن الرحیم؛ زیرو آور میں کافی دوست ہرنائی وولن ملز اور بارشوں پر ساتھی بات کرتے ہیں یہاں اسمبلی میں باقاعدہ ہدایت موجود ہے اس پر انشاء اللہ عمل درآمد کر لیں گے اور وہ طریقہ کار رواں دواں ہے ساتھیوں سے گزارش ہے کہ جو پہلے مسائل کی وضاحت ہو چکی ہے اب ان کو دوبارہ آنے کی ضرورت نہیں ہے اور جہاں تک ایک گزارش میں اور کروں گا یہ مولانا نصیب اللہ صاحب کی بات سے

فائدہ اٹھاتے ہوئے میں آپ کے توسط سے مرکزی حکومت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو اس وقت صوبہ بلوچستان کو درپیش ہے سب سے پہلا مسئلہ یہ ہے کہ جو سینڈک پراجیکٹ ہے جناب اسپیکر اس کے متعلق میرے پاس ایک سٹیٹمنٹ ہے اگر آپ چاہیں تو میں پڑھ لوں گا ایک سوچے سمجھے سازش کے تحت سینڈک کے ہیڈ آفس کو کوئٹہ سے کراچی شفٹ کیا جا رہا ہے تاثر یہ دیا جا رہا ہے کہ اس سے وہاں ایک لاکھ روپے کے کرائے کی بچت ہوگی اور ہیڈ آفس میں ۸۶ لوگ کام کر رہے ہیں اس ضمن میں اگر ہیڈ آفس کو شفٹ کیا جائے تو تقریباً اس مد میں اخراجات ٹی اے ڈی کے ضمن میں تقریباً پانچ لاکھ روپے ادا کرنے ہوں گے۔ یہ جو اس نے کہا ہے بالکل غلط ہے اور اس بارے میں جو وزیر اعلیٰ صاحب کی ہدایات ہیں وہ یہاں پر موجود ہیں لیکن ایک مسئلہ جو ہمارے علم میں ہے کہ سینڈک کے مقامی تجربہ کار اور ہمارے بلوچستان کے رہنے والے لوگوں کو نکال کر کے ان کی جگہ نئے اور منظور نظر افراد کو بھرتی کیا جا رہا ہے اور حال ہی میں جب وزیر اعظم نے دورے کے دوران سینڈک پراجیکٹ کو فنڈ فراہم کرنے کا وعدہ کیا تھا مگر تاحال کچھ نہیں ملا ہے اور وہ جو ملازمین ہیں وہاں چار سو پچاس ملازمین تعینات ہیں چار سو پچاس کو فی الحال سینڈک سے آدمی تنخواہ گھر پر مل رہی ہے اور آدمی ان کو نہیں مل رہی۔ اب اٹھارہ۔ یا انیس تاریخ کو آدمی ملازمین کو نکال رہے ہیں لہذا میں آپ کے توسط سے مرکزی حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے بلوچستان کے لوگوں کو بے روزگار نہ کیا جائے۔

جناب اسپیکر صحیح ہے۔

مولانا امیر زمان (سینیئر ممبر) (نمبر دو یہ ہے سب سے پہلے یہ ہے کہ گیس کے متعلق برطرف کئے گئے ملازمین کی تعداد ۵۵۳ ہے اور ان کی ماہانہ تنخواہ کل بائیس لاکھ اٹھتر ہزار روپے ہے۔ سندھ اور بلوچستان کے کل برطرف شدہ ملازمین کی تعداد چار ہزار چار سو ہے اور ان کی ماہانہ تنخواہ تقریباً ایک کروڑ ساٹھ لاکھ روپے ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس لئے برطرف کئے ہیں کہ ہماری کمپنی خسارے میں ہے ان کو ماہانہ شیخ ماندہ تھرمل پاور کا ماہانہ گیس کا جو بل

ملتا ہے تقریباً ساڑھے چار کروڑ روپے ملتا ہے بلوچستان میں جو اس کو ہماری طرف سے گیس کا بل ملتا ہے اور ساتھ یہ حقیقت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ کمپنی خسارے میں ہے ملازمین کی برطرفی کے بعد ایک مہینے کے بعد مستقل سٹاف کو اور ٹائم ساڑھے چار کروڑ دیا گیا ہے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہے کہ ایڈہاک ملازمین کی بھرتی سے پہلے جو بیس کروڑ روپے بنتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایڈہاک ملازمین کی تنخواہ کوئی بوجھ نہیں تھا موجودہ صورت حال ہے کہ کوئٹہ کے علاوہ باقی سنٹر پر میٹر ریڈنگ کا کام من پسند لوگوں کو دیا گیا ہے جبکہ اگلے برس کوئٹہ شہر کو میٹر ریڈنگ کو ٹھیکے پر دیا جا رہا ہے ایڈہاک ملازمین کی برطرفی کے بعد گیس کمپنی کے سروس حد درجہ متاثر ہوں گے مستقل ملازمین کی تعداد بہت کم متاثر ہوگی۔

جناب اسپیکر آپ جو یہ پڑھ رہے تھے اس کو بعد میں باضابطہ لائیں گے۔ اب مغرب کی نماز کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ ہو گا۔

اجلاس کی کارروائی شام پانچ بج کر سینتالیس منٹ پر پندرہ منٹ کے لئے ملتوی ہو گئی اور اجلاس کی کارروائی دوبارہ زیر صدارت جناب اسپیکر شام چھ بج کر پچیس منٹ پر شروع ہوئی۔

جناب اسپیکر جی مولانا صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

مولانا امیر زمان (سینیئر ممبر) جناب آپ سے چیمبر میں بھی بات ہو گئی میرے خیال میں مناسب ہے ساتھیوں نے کہا تھا کوئی مسئلہ ہے وزراء صاحبان کا مینڈ میں اٹھائیں اور زیرو آرڈر میں مناسب نہیں ہے۔ دوسرا جو بین الاقوامی مسائل میں تنازعہ مسائل ہیں جو مرکزی پالیسی سے تعلق رکھتے ہیں وہ میرے خیال میں مناسب نہیں ہیں آپ سے گزارش ہے یہاں وزراء صوبائی مسائل نہ اٹھائیں۔ ایم پی اے کے لئے ہم نے زیرو آرڈر رکھا ہے جو ایم پی اے حضرات کا مینڈ کے اجلاس میں شریک نہیں ہیں وہ یہاں مسائل اٹھائیں۔

جناب اسپیکر شکریہ بڑی مہربانی۔ آپ سے یقیناً گفتگو ہوئی ہے میں معزز اراکین کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہوں گا کہ یقیناً زیرو آرڈر ایک اچھی روایت ہے جس میں ہم اپنے

مسائل کو زیر بحث لاتے ہیں اور کافی کچھ ہمارا مقصد اس اسمبلی کے وجود سے حل ہو جاتا ہے  
 زیرو آور کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے صوبے کے مسائل مجموعی مسائل ان کو یہاں پر زیر بحث  
 لائیں اور یا وہ مسائل جن کا تعلق صرف مرکزی حکومت سے ہو ان پر یہاں بحث کی جائے اور  
 اس سے پہلے بھی میں عرض کر چکا ہوں وزیر صاحبان جو کامیڈ کے ممبر ہیں اگر وہ اعتراض  
 فرمائیں کہ وہ جواب تو ضرور دیں لیکن خود مسائل نہ اٹھائیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ممبر حضرات  
 کو بولنے دیں یہ اچھی روایت بھی رہے گی اور ہم اپنا کام بھی اچھی طرح کر سکیں گے۔ رہا سوال  
 بین الاقوامی مسائل معاملات ہوتے ہیں آپ کو علم ہے کہ ہر ملک اپنی ایک قومی پالیسی بناتا ہے  
 اور ایسے مسائل جن کا تعلق دوسرے ممالک سے ہوتا ہے تو اس پر وہ اپنی ملکی پالیسی کے  
 تحت اپنے بیان دیتے ہیں جو اجتماعی طور پر ہوتے ہیں۔ بحر کیف اگر مہربانی ہو تو خیال فرمائیں۔  
 یہ میری رولنگ ہے۔ جی عبدالرحیم خان صاحب۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب زیرو آور ہمارے روز میں نہیں۔ آپ کی  
 رولنگ بجا ہے تاہم ہاں میں لیکن اس میں یہ ہے کہ جناب والا کہ تحریک التواء معلوم ہے کہ  
 فلاں فریم میں ہوگی سوال معلوم ہے کہ فلاں فریم میں ہے پریولج موٹن **PRIVILEGE**  
**MOTION** معلوم ہے کہ فلاں فریم میں ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے یہاں ایسے مسائل پیدا ہوتے  
 ہیں کہ ملکی اور غیر ملکی بین الاقوامی جن پر اسمبلی کے ممبران یعنی انہوں نے اپنی رائے دیتی  
 ہے اور دینا چاہیے اس کے لئے زیرو آور دیا گیا ہے جو کہ قواعد میں دوسری جگہ نہیں ہے فٹ  
 نہیں ہے اس لئے ہم رکوئیٹ کریں گے اس کو پوائینٹ آف آرڈر کو محدود رکھتے ہوئے لیکن  
 نام کا خیال رکھتے ہوئے یہ تمام ہمارے مسائل حتی کہ بین الاقوامی اس کو آپ مہربانی کریں  
 نکالیں نہیں۔ مثلاً ابھی عراق کے بارے میں اس وقت ابھی مسئلہ ہے وہاں کل لڑائی ہے یہ  
 انٹرنیشنل مسئلہ ہے اس پر حملہ ہوا جنگ ہوئی ہماری اسمبلی بحیثیت اسمبلی کس طرح اظہار خیال  
 کرے گی۔ کیا ذریعہ اختیار کرے گی۔ تحریک التواء میں نہیں ہے۔

جناب اسپیکر ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر تارا چند جناب یہ بھی رولنگ دیں کہ ایک آدی ایک دفعہ بات کرے۔ نام بھی  
فلس کریں۔

جناب اسپیکر میں نے نام فلس کیا ہوا ہے۔ آدھ گھنٹہ ہے۔ اس وقت بھی کہا تھا۔  
بسم اللہ خان کاگز جناب ایک آدی ایک دفعہ بات کرے گا اس چیز کا خیال رکھنا ہو گا۔  
جناب اسپیکر ٹھیک ہے جی درست ہے آپ کی بات موزوں ہے تشریف رکھیں۔

سرکاری کارروائی

قرار داد

مشترکہ قرار داد نمبر۔ ۲۲ منجانب مولانا امیر زمان سنیر صوبائی وزیر  
حاجی علی محمد نوتیزی وزیر۔ حاجی بہرام خان اچکزئی وزیر۔ مولانا  
عبدالواسع وزیر۔ مولانا اللہ داد خیر خواہ وزیر۔ مولوی نصیب اللہ ڈپٹی  
اسپیکر۔ سردار عبدالحفیظ لونی ممبر سید احسان شاہ ممبر۔ میر جان محمد  
جہالی ممبر عبدالرحیم خان مندوخیل ممبر اور سردار غلام مصطفیٰ خان  
ترین ممبر۔  
جناب اسپیکر کوئی ایک قرار داد پیش کرے۔

مولانا امیر زمان (سنیر فسٹر) قرار داد نمبر ۲۲۔

چونکہ دستور پاکستان کے مطابق دس سال کے اندر اندر تمام قوانین کو قرآن پاک  
اور سنت کے مطابق منضبط کر کے اسلامی قوانین کے مطابق بنایا جائے گا دوسری جانب اسلامی  
نظریاتی کونسل کی حتمی رپورٹ بھی قومی اسمبلی کے سامنے پیش ہو چکی ہے اسی طرح پاکستان میں  
مسلمانوں کو اپنی زندگیاں انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر لحاظ سے اسلام کے اصولوں اور  
تصورات کے مطابق ڈھلنے کی غرض سے قوانین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ترمیم و اضافہ و  
منضبط کرنے میں اب کوئی امر مانع نہیں رہا ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ صوبائی قوانین کا جائزہ لے اور قومی دود و دستور، پختائیت و جرگہ اور دیگر مسلمہ معیار سماجی عدل و انصاف کے اصولوں جس طرح کہ اسلام نے ان کی تشریح کی ہے اور جو اسلام اور سنت سے متصادم نہ ہو کے مطابق ان صوبائی قوانین میں ترمیم و اضافہ کو منضبط کر کے صوبائی حکومت کو پیش کرے۔ تاکہ ان کے مطابق قانون سازی کی جا سکے اس مقصد کے لئے اس ایوان میں نمائندہ پارٹیوں کے نمائندوں اور ایوان سے باہر پارٹیوں اور شخصیتوں میں سے ماہرین دستور فقہ و قانون پر مشتمل صوبائی قانونی اصلاحات کمیشن تشکیل دیا جائے۔

جناب اسپیکر قرارداد یہ ہے کہ چونکہ دستور پاکستان کے مطابق دس سال کے اندر اندر تمام قوانین کو قرآن پاک اور سنت کے مطابق منضبط کر کے اسلامی قوانین کے مطابق بنایا جائے گا دوسری جانب اسلامی نظریاتی کونسل کی حتمی رپورٹ بھی قومی اسمبلی کے سامنے پیش ہو چکی ہے اسی طرح پاکستان میں مسلمانوں کو اپنی زندگیوں انفرادی اور اجتماعی طور پر لحاظ سے اسلام کے اصولوں اور تصورات کے مطابق ڈھلنے کی غرض سے قوانین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ترمیم و اضافہ منضبط کرنے میں اب کوئی امر مانع نہیں رہا ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ صوبائی قوانین کا جائزہ لے اور قومی دود و دستور پختائیت و جرگہ اور دیگر مسلمہ معیار سماجی عدل و انصاف کے اصولوں جس طرح کہ اسلام نے ان کی تشریح کی ہے اور جو اسلام اور سنت سے متصادم نہ ہو کے مطابق ان صوبائی قوانین میں ترمیم و اضافہ کو منضبط کر کے صوبائی حکومت کو پیش کرے۔ تاکہ ان کے مطابق قانون سازی کی جا سکے اس مقصد کے لئے اس ایوان میں نمائندہ پارٹیوں کے نمائندوں اور ایوان سے باہر پارٹیوں اور شخصیتوں میں سے ماہرین دستور فقہ و قانون پر مشتمل صوبائی قانونی اصلاحات کمیشن تشکیل دیا جائے۔

جناب اسپیکر اب اس پر بحث ہوگی کون صاحب بات کریں گے؟

اس پہ کون بولنا چاہیں گے؟ آپ جو صاحبان بولنا چاہیں۔ مولانا صاحب آپ بولنا چاہیں

گے؟ جیسے — آپ آخر میں بول لینا محرک تو سب ہی ہیں آپ عبدالرحیم خان صاحب۔ یہ محرک صاحبان جو یولنا چاہیں بول سکتے ہیں جو بھی بول سکتے ہیں جو کچھ یولنا چاہیں۔ عبدالرحیم خان صاحب Floor آپ کے پاس ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مشترکہ قرارداد نمبر ۲۲ جو ہم نے پیش کی ہے اس پر بحث کرنے کا اپنے محروضات پیش کرنے کا موقع دیا جناب والا یہ قرارداد بالکل جو اس کا متن ہے وہ بہت سی باتوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ جناب جو معاشرہ بنائی جاتی ہے اس معاشرہ کی فلاح و بہبود کے لئے معاشرہ کے مفاد کے لئے ایک بنیادی بات آئین اور دستور کی ہوتی ہے بلکہ ان اصولوں کی ہوتی ہے جس کی بنیاد پر آپ اس معاشرہ کے سماجی معاشری قانونی عدالتی نظام کو قائم کرتے ہیں تو ان اصولوں کو پھر دستور کی شکل میں تبدیل کیا جاتا ہے آئین کی شکل میں تبدیل کیا جاتا ہے اور باقاعدہ آئین اور قانون کی دفعات کی شکل اختیار کر کے وہ سوسائٹی میں قابل عمل ہوتا ہے بلکہ رہائشی ادارے انکو عملی جامہ پہناتے ہیں اس طرح انسانی تعلقات اس طرح قائم کر کے تو یہ معاشرہ فلاح و بہبود کی طرف چلتی ہے ہماری سوسائٹی پاکستان جس طرح ہمارے یعنی ہمارا وجود ہم قومیں ہیں ہم افراد ہیں یہ ہمارے دوست اکثر یہ بھی کہہ لیتے ہیں ہم کہتے ہیں نظام۔ یہ افراد کا تعلق باہمی اقوام کا تعلق باہمی یہ نظام کی بنیاد ہے نظام ان تعلقات کا ذکر کرتا ہے یعنی ایک فرد کو آپ Ignore نہیں کر سکتے ایک قوم کو آپ Ignore نہیں کر سکتے۔ ان کے تعلقات جو ہیں اس پہ جہنی ایک نظام بنتا ہے سیاسی آئینی اور دستوری۔ ہمارے ملک میں دوسرے حوالے سے میں نے عرض کیا کہ پہلے دن سے قوموں کے افراد کے تعلقات کے بارے میں ایسا آئین بننے نہیں دیا گیا کہ ہم واقعی عدل و انصاف کے اصول اسلامی عدل و انصاف انسانی عدل و انصاف کے اصول اور پشتون بلوچ عدل و انصاف کے اصول ان کے مطابق ہم زندگی گزاریں یہی ایک بنیادی بات تھی جس کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں استحصال ہوا۔ قوم نے قوم کا استحصال کیا فرد نے فرد کا استحصال کیا۔ اور اس کا نتیجہ آج آپ کے سامنے ملک کے معاشی

بحران اقتصادی بحران سماجی بحران حتی کہ آئینی بحران کی شکل میں آج بھی ہے جو بات آج سے پچاس سال پہلے طے ہونی چاہیے تھی کہ عدالت کیلئے اور پارلیمنٹ کیا ہے لیکن وہ پہلے دن نہیں ہوئی آج تک نہیں ہوئی۔ پھر جناب والا صوبے بنے فیڈریشننگ یونٹ بنے صوبوں کے اختیارات مرکز کے اختیارات صوبوں کے باہمی تعلقات جو کچھ ہوتا اس پہ بھی عمل نہیں ہوا جو محدود ہے ابھی بھی فریاد ہمارے سینئر وزیر صاحب کر رہے تھے کہ ہمارے سوئی سدرن گیس سے لوگوں کو نکالا گیا ہے اور ہم ان کو واپس صحیح جگہ پہ نہیں لگا سکتے ان کی مجبوری سہ یہ سب عدل و انصاف کے اصولوں سے انکار یہ اس کا نتیجہ ہے اور پھر ہماری بالخصوص ہمارے یہاں پشتون بلوچ انگریز سے پہلے ہمارے عدل و انصاف کے دور و دستور تھے۔ رواج تھا دوسرے ہمارے ادارے تھے اصول تھے کہ ہم اپنے تعلقات کو اس کے مطابق منضبط کریں۔ لیکن جب انگریز آیا تو اس نے ایسی مداخلتیں کیں کہ اس نے انصاف ختم کیا اور استعماری مقاصد۔ پاکستان بنا آئین کے بننے تک تو یہاں تمام اختیارات صرف چند افراد کے ہاتھ میں ہوئی تھی وہ جو کچھ بناتے وہ قانون سہ قانون وہ تھا جو وہ بناتے قانون وہ تھا جو وہ کرتے۔ ہماری معاشرہ ایک قانون کے ایک منضبط قانون کے تابع ایک معاشرہ نہیں تھی۔ ہر صورت ہمارے لوگوں کے بڑے جدوجہد کے بعد تمام ملک کے جمہوری لوگوں کے وطن پرست لوگوں کے انسانیت دوست لوگوں کے سب نے جدوجہد کی اور بمشکل ایک آئین بنا جس میں یہ طے ہوا کہ ہمارے معاشرے میں ہم عدل و انصاف کے معیار عدل و انصاف کے اصول سماجی عدل و انصاف کے اصول جو ہمارے دین اسلام کے اصولوں کے مطابق ان کی تشریح ہوتی ہے دیگر باتوں کی جو انہوں نے وضاحت کی آئین میں تمہید میں پھر آرٹیکل ۸ میں باقاعدہ بنیادی حقوق کا اس میں یہ واضح کیا گیا کہ یہ اصول ہوں گے اور اس طرح ہماری زندگیاں۔ لیکن اس کے باوجود آج ہمارے معاشرہ میں بنیادی حقوق کا اس میں یہ واضح کیا گیا کہ یہ اصول ہوں گے اور اس طرح ہماری زندگیاں۔ لیکن اس کے باوجود آج ہمارے معاشرہ میں آپ دیکھتے ہیں ہمارے اس صوبہ میں اس میں بالکل مختلف قسم کے قوانین۔ مختلف ایک دوسرے سے حضاد

قوانین یہ انہوں نے بنایا ہے حصہ عدالتی نظام دوسرے بنائے گئے تو اب چونکہ اس وقت صوبے میں ایسی پارٹیاں ہیں یعنی اسمبلی میں یہ ان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس صورتحال سے ہمارے معاشرہ کو اس صوبے کی جس حد تک ہماری ذمہ داری ہے اس کو صحیح راستے پہ لے جائیں اور ہم انسانی عدل و انصاف معاشرہ کے حکمرانی عدل و انصاف کے اصولوں کو ہمارے اپنے یہاں پشتون بلوچ کے دود و دستور، پٹانیت اور جرگہ ان کے جو ہمارے اصول ہیں معاشرہ میں باہمی تعلقات کے ان کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلام کی روشنی میں اسلام کی ہدایت کی روشنی میں جو بھی ہمارے معیار بنے ہیں ان کو نظر میں رکھ کے۔۔۔ اس وقت جناب والا بہت سے قوانین ہیں مختلف شعبوں میں یعنی سماجی تعلقات معاشرتی تعلقات ان پہ قوانین ہیں انگریزی میں جو کہتے ہیں کہ قانون کی دو اہم چیزیں ہوتی ہیں ایک Procedure ہوتا ہے طریقہ کار عدالتی۔ عدالت کا فورم Forum۔ کونسا نظام ہو گا عدالت کا کیا Forum ہو گا۔ اور دوسرا ہے سبسٹینٹیو Substantive قانون۔ وہ قانون جو معاملات کے بارے میں اصول وضع کرتے ہیں یہ سب چیزیں ہمارے اس وقت جو ہیں بالکل انگریزی میں کہتے ہیں کنفیوز Confuse ہیں ہزاروں قانون ہیں بنے ہیں صوبائی قانون لیکن اس میں مختلف پہلوؤں سے ان معیاروں کے خلاف دفعات ہیں۔ وہ قوانین چونکہ اوروں نے بنائے ہیں بنیادی طور پہ اور زیادہ زیادہ ہمارے معاشرے میں یا ہماری صوبائی اسمبلی ابھی بمشکل جو پہلے سے کوئی چیز ہے اس میں ان کے تقاضوں کے تحت بلکہ Western Interest کے تقاضوں کے تحت ان میں ترمیمات یا اضافہ کرتے ہیں۔ اب ہم سمجھتے ہیں کہ لیے حالات ہیں اس دن بھی میں نے عرض کیا اس میں ذرا تپتی پیدا ہوئی ورنہ میں نے یہی عرض کیا کہ ہمیں اس وقت جو ایک اہم مسئلہ درپیش ہے وہ یہ ہے کہ باقاعدہ ہم قانونی اصلاحات کمیشن بنائیں جو ان سب کا جائزہ لے اور ان تمام انسانی معیاروں پہ اسلامی معیاروں پہ اور ہمارے دود و دستور کے ان معیاروں پہ بنا کے تمام قوانین کو لے لیں نئے قوانین ہم نہیں بنا سکتے مکمل کیونکہ یہ باقاعدہ سالوں سال بلکہ بڑے بڑے اکیڈمیز Academies کا کام ہے البتہ ایک کام ہم آسانی سے کر سکتے ہیں انشاء اللہ کہ وہ ایسا

کمیشن ہو اور وہ جو بھی قوانین ہیں ان کو لیں اور ان میں بالکل انہی اصولوں کے مطابق اور اس کے اسلام کی ہدایت کے مطابق ان دو د دستور ان کے جرگہ سسٹم ان کے پچائیت دوسرے ہمارے جو معیار ہیں انصاف کے ان کے مطابق دیکھیں اور پھر ان کو طے کریں اور اس کے بعد وہ پھر منضبط کریں جس کو انگریزی میں کہتے ہیں کوڈیفائی **Codify**۔ اس کے بڑے بڑے اصول ہوتے ہیں لیکن وہ منضبط نہیں ہوتے وہ مدون نہیں ہوتے وہ کوڈیفائیڈ **Codified** تو ان کو میرے خیال سے یہ بہت اچھا موقع ہے کہ اس صوبے کی جو اسمبلی ہے وہ اس پوزیشن **Position** میں ہے کہ ہمارے جو قانون میں ایسی ہی خامیاں ہیں نظام میں ہمارے معاشرتی عدالتی مجموعی نظام میں جو ہمارے خامیاں ہیں ان کو دیکھیں اور اس کے ساتھ جو قوانین ہیں جس کا اظہار قوانین میں ہوا ہے ان میں جو خامیاں ہیں ان کی ترتیب ہے ان کی کوڈیفیکیشن **Codification** اس کو دیکھیں اور پھر وہی کمیشن **Commission** پھر اس کو پھر بل کی شکل میں جو بھی ضروریات ہیں یا ترمیم سے ترمیم میں یعنی یا اضافہ وہ باقاعدہ سے قانون سے قانون یعنی میں کموں گا **From Act to Act**۔

جناب اسپیکر صحیح ہے۔

**From Regulation to Regulation** عظیمہ

عبدالرحیم خان مندوخیل

عظیمہ ہر کیس **Case** ان کو غلط نہ کریں اور کچھ چیزیں اگر ایسی ہیں جو یعنی بالکل سب کے لئے اس کا اطلاق ہوتا ہے تو اس کے ہم ایک ایسے یونیفارم سسٹم **Uniform System** بنائیں۔ یہ اس غرض کے لئے یعنی اس پس منظر میں ان مقاصد کے لئے ان اصولوں کے تحت ہم نے یہاں مل کر مشترکہ قرار داد پیش کی ہے ہم امید کرتے ہیں کہ یہ ہاؤس **House** اس کو حتمی طور پر منظور کرے گا۔

جناب اسپیکر شکریہ جناب مہربانی۔ کون صاحب بولیں گے؟ اچھا جی آپ **No**۔

**- Cross Talk Please**

جناب اسپیکر قرار داد بہت واضح ہے اور رحیم صاحب

میر جان محمد خان جمالی

نے تفصیل بھی دے دی ہے میں تو مستقبل کی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کرے یہ چیزیں جلدی ہو جائیں یہ ہم میرٹ Merit پر انصاف کی رو سے لوگوں کو نوکریاں دے سکیں انصاف کی رو سے اسٹیمیں بانٹ سکیں۔ اور اسی طرح ٹوٹل Total زندگی میں انصاف ہو اور ایک مسلمان کے جو معیار کے لیڈر Leader یا الیکٹڈ Elected نمائندے کا کانسیپٹ Concept تو نہیں ہے Elected نمائندوں کا اس پر مولانا صاحب ہوں میں ہوں رحیم صاحب ہوں یا کل کچھ پہنچ سکیں۔ لمبی بائیں کرنے کے لئے۔ عمل خدا کرے کہ ہم کر سکیں بہت وقت گزر گیا ہے اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ کب تک گوروں کے پیچھے بھاگتے رہیں گے چائیز Chinese کے پیچھے بھاگتے رہیں گے دنیا کے پیچھے بھاگتے رہیں گے۔ کر سکتے ہو تو کریں نہیں تو تقریریں کر کے پھر بیٹھ جائیں گے شکریہ جی۔

جناب اسپیکر شکریہ جی بڑی مہربانی۔ سید احسان شاہ۔

سید احسان شاہ شکریہ جناب اسپیکر صاحب جناب والا یہ قرار داد جو زیر بحث ہے مشترکہ طور پر ہم سب دوستوں نے پیش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس قرار داد کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اس لئے کہ ہمارے آئین کے آرٹیکل ۲۲۷ میں یہ واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ اس ملک کے تمام قوانین کو اسلامی اصولوں کے مطابق بنایا جائے گا۔ اور یہ ۱۹۷۲ کا آئین ہے لیکن آج تک اس پہ کوئی عمل نہیں ہوا اسلامی نظریاتی کونسل نے بارہا اس پہ کام کیا رپورٹیں حکومت کو پیش کیں لیکن باقاعدہ طور پہ اس طرف کام نہیں کیا گیا تو جناب والا گزارش ہے کہ جس طرح عبدالرحیم مندوخیل صاحب نے اور جان صاحب نے اپنی تقاریر میں فرمایا کہ سسہ انہیں ایک بات کا یہ لحاظ رکھنا چاہیئے۔ جنہیں یہ خاطر میں لانا چاہیئے کہ خاص کر ہمارے صوبے میں اپنے روایات میں قبائلوں کے جرگہ سسٹم System ہیں پچھانتیں ہیں دوسرے اصول ہیں جو کمیشن Commission بنایا جائے اس کو واضح طور پہ یہ ہدایات ہونی چاہئیں کہ جو علاقائی قوانین ہیں جو قبائلی قوانین ہیں ان کا بھی جائزہ لیں اگر وہ اسلام سے سنت سے اور پاکستان کے آئین سے متصادم نہیں ہیں تو ان کو بھی خاطر میں لا کے ان کے لئے بھی

گنجائش رکھی جائے۔ دوسری جانب جناب والا اس کو جب ہم پیش کر رہے تھے جب دوستوں نے اس پہ اتفاق کا تو وہاں پہ ایک بات جو ہمارے ذہن میں وہ یہ تھی کہ یکطرفہ طور پہ جو اسلامی قوانین ہیں ان کو یکطرفہ طور پہ نہیں ہوں۔ چور کے ضرور ہاتھ کاٹیں لیکن وہ وسائل اس کو مہیا کریں معاشرہ کی یہ ذمہ داری ہے حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ معاشرہ میں ہر فرد کو وہ وسائل دیں وہ سہولتیں دیں جن سے کہ وہ چوری نہ کر سکیں۔ مثال کے طور پہ اگر اس کو کھانا صحیح ملتا ہو ادویات ملتے ہوں علاج معطلے کی سہولتیں ہوں پڑھائی کی سہولتیں ہوں اس کے بعد اگر کسی نے چوری کی تو جب اس کا ہاتھ کاٹا جائے لیکن ایک طرف اگر ہم وہ تمام سہولتیں سے ایک شخص بیکسر محروم رکھیں اور دوسری طرف ہم یہ قانون لائیں کہ جی چور کے ہاتھ کاٹیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی ہو گی تو جناب والا انہی الفاظ کے ساتھ میں اجازت چاہوں گا اور انشاء اللہ امید رکھوں گا کہ صوبائی حکومت جو کمیشن Commission اس قرارداد کی روشنی میں بنائے گی اس میں ہر مکتبہ فکر کے لوگوں کو ہر فرقہ کے لوگوں کو اس میں نمائندگی دے گی اور یہ ایک مشترکہ سفارشات انشاء اللہ حکومت کے سامنے آئیں گے اور ان سے ہمیں قانون کی بہتری میں مدد ملے گی۔ بڑی مہربانی جناب۔

جناب اسپیکر شکر یہ جی بڑی مہربانی۔ کوئی اور صاحب۔ جناب بسم اللہ خان صاحب۔ بسم اللہ خان کا کٹر (وزیر) جناب اسپیکر قرار داد جو مشترکہ طور پہ پیش کی گئی ہے جیسے آپ پرسوں موجود تھے ایک فیصلہ ہوا تھا پارلیمانی گروپ میں کہ حکومتی ارکان کی طرف سے پیش ہونے والی قرارداد سے پیشتر اس پہ پارلیمانی گروپ سے پہلے بحث کی جائے گی تاکہ وہاں پہ ہماری اس پہ مختلف رائے نہ ہو سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جیسے کہا جا رہا ہے کہ ”یہ قرار داد بڑی واضح ہے۔“ قرار داد واضح بالکل نہیں ہے اس کے محرکات کو سمجھنے کی کوشش کی جانی چاہیے اس لئے کہ ۱۹۸۸ میں بھی ایک کمیشن Commission تشکیل دیا گیا تھا تاکہ وہ یہ جائزہ لے کہ بلوچستان میں وہ کونسے قوانین ہیں ان کی نشاندہی کی جائے جس کو خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اسلامی شریعت

سے متصادم ہیں۔ یہ ۱۹۸۸ میں بھی اس طرح بنا تھا جس کا آج تک کوئی نتیجہ نہیں آیا ہے۔  
 آج بھی ہمارا پہلے وہ یہ ہونا چاہیے تھا کہ ہمیں بتایا جاتا کہ کیا ہمارے صوبے میں ایسے کوئی  
 قوانین ہیں جو اسلام سے متصادم ہیں جن کو اسلام کے ڈھانچے میں ڈھالنا چاہیے؟ ہمیں پہلے یہ چیز  
 بتایا جانا چاہیے تھا ہم جو اس صوبہ میں رہتے ہیں اس میں مکمل یقین دہانی کے ساتھ رہتے ہیں کہ  
 بلوچستان کے صوبائی قوانین میں کوئی ایسا قانون نہیں جو اسلام سے متصادم ہو۔ اس سے بڑھ  
 کے بات یہ ہے کہ کیا ایک صوبہ اس فیڈریشن Federation کا مرکزی دستور و آئین کو صحت  
 کے صوبائی اس کے لئے ایسی قوانین وہ کر سکتی ہے جو کہ مرکز میں نہیں ہوں۔ یہ سب باہم  
 اس میں کوئی بات واضح نہیں ہے۔ جس طریقہ سے اس دن ہم کو اس قرارداد کے ساتھ ایک  
 کتابچہ دیا گیا ہے آپ کو صرف وہ۔۔۔ یعنی اس کا ایک مقصد تھا ہمیں دینے کا میں سمجھتا ہوں  
 کہ وہ کتابچہ ہمارے ہاتھ میں دینے کا۔۔۔ اس میں ۶۷ کے لئے ایک وہ ہے "استحقاقات میں  
 عورتوں کا کوئی حق نہیں"۔ یہ جو مختلف لوگوں کی طرف سے یہ قرارداد پیش کی گئی ہے مجھے  
 ایسا شک ہو رہا ہے کہ اس میں ہر ایک اپنی بات لیتے ہوئے ہیں قانون کی اصلاح آئین کی  
 اصلاح کی بات نہیں ہے۔ شاید جمعیت علماء اسلام یہ وہ کرتی ہو کہ جب یہاں قانونی اصلاحات  
 ہوں گے تو عورت کا ووٹ کا حق نہیں ہو گا۔ جبکہ ہمارے جان صاحب یا احسان شاہ صاحب  
 کا وہ یہ ہو گا کہ نہیں اس میں یہ گنجائش ہو گی۔ رواج اور شریعت کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ  
 ہمارے روایات ہمارے دستور کوئی ۹۰۰ سال کے نہیں ہیں جب سے ہم مسلمان بنے ہیں  
 ہمارے دود و دستور اور رواج اس وقت سے ہیں یعنی دو ہزار سے چھ ہزار سال تک ہمارے  
 دستور جاتے ہیں جس وقت وہ نہیں تھا۔ یہاں ایک وقت دو بائیں پلڈی Plead کی جا رہی ہیں  
 کہ دود بھی ہو گا دستور بھی ہو گا جرگہ بھی ہو گا۔ پختائیت بھی ہو گی۔ اور جس طرح یہاں پہ لکھا  
 گیا ہے کہ اسلام نے ان کی تشریح کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ چیزیں سب باہم متصادم ہیں۔

حقیقتاً ہمیں واضح ذہن کے ساتھ بات کرنا چاہیے جو اس قرارداد کے محرکین ہیں اور جو  
 اس وقت بلوچستان اسمبلی کے معزز اراکین ہیں یا عوام کے نمائندے ہیں ان کو ذہن بڑا کھلا

بالکل اس میں کوئی وہ نہیں ہو کہ کل یہ کمیشن آئیں میں کہ جی یہاں لکھا ہوا ہے کہ دود دستور اور جرگے کو بھی رہا جائے گا وہ کہیں گے ہمارے جو جمعیت کے دوست ہیں وہ کہیں گے کہ جی ہم نے کہا تھا جس طرح اسلام نے تشریح کی چونکہ آپ کے اس رواج کا اس دور کا اسلام نے وہ نہیں کیا ہمیں ایک مزید الجھن ہوتی ہے پیدا کرنے کی کوشش نہ کریں بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج بھی پاکستان کے آئین میں اس کے دستور العمل میں یہ لکھا گیا ہے کہ اس ملک میں کوئی ایسا قانون نہیں بنایا جا سکتا جو اسلام کے اس سے متصادم ہو یہ تمام چیزیں اسلامی نظریاتی کونسل اپنی رپورٹ پیش کر چکی ہے ملک کی آئین ساز اسمبلی موجود ہے اس کو اسلامی نظریاتی کمیشن کی رپورٹ کو سامنے رکھ کر اگر ملک کے آئین میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ اس میں ایسا مواد ہے جو اسلامی عقیدے یا اسلامی احکامات سے متصادم ہے اس کی روشنی میں وہ ہو گا جب جا کے میں سمجھتا ہوں کہ صرف اس سے بھی آپ اندازہ لگائیں کوئی بھی ایسا ہوا آپ کو اس اسمبلی میں نہیں ملے گا جو یہ کہیں کہ ہمارے قوانین اسلام کے مطابق نہیں ہونی چاہیے لیکن قرارداد پیش کرتے وقت ہمارے دوستوں کے ایک جماعت کے پانچ لوگوں کے اس میں نام ہیں شاید ان میں وہ غیر حاضر ہیں ورنہ سات کے سات ہوتے یہ دیکھنا ہے کہ ہم سب ہیں دوسری پارٹی کے دو رکن ہیں دونوں کے نام ہیں جب کہ اور بھی پارٹیاں ہیں ان کے بڑے ممبر ہیں یا پھر یہ پورے اس کی جانب سے پیش ہو جانا چاہیے تھا ریکارڈ پے کس طرح آئے گا کہ ایک جماعت کے کیوں پانچ افراد کے نام ہیں ان کی جماعت کا پارلیمانی لیڈر کا نام یہاں پے ہونا چاہیے تھا دوسری پارٹی کے بھی پارلیمانی لیڈر کا نام ہونا چاہیے تھا یہاں پے اس وقت پانچ پارٹیوں کے چھ پارٹیوں کے ہر ایک پارٹی کے پارلیمانی لیڈر مشترکہ طور پے جو اسمبلی میں نمائندگی رکھتی ہے ہمیں اس میں مختلف نام جو اس طریقے سے ڈالے گئے ہیں تصنیفی طور پر پے جو قرارداد میں کما گیا ہے اور جس طریقے سے پیش کیا گیا ہے اس میں ہمیں شک ضرور ہوتا ہے کہ کچھ لوگ صرف عوام کو ایک تاثر دینے کے لئے کہ ہم تو اتنے لوگ چاہتے تھے لیکن فلاں جماعت کا ایک یا فلاں کا کوئی بھی نہیں تھا میری بھی ایک پارٹی ہے اور جس دستور کا وہ حوالہ

دے رہے ہیں اس دستور کی مخالفت پارٹیوں میں سے ہیں کہ دس سال میں ملک کے قوانین کو اسلام کے مطابق بنایا جائے اس میں نہیں ہوں تو کیا اس کا یہ ہو گا کہ پیپلز پارٹی یا میری پارٹی اس ملک میں اصلاحات یا قانون کو اسلام کے مطابق ڈالنے میں یعنی وہ نہیں چاہتی ہے کیا ہم اس کے مخالف ہیں اس لئے ہم نے وہ کی تھی کہ اس قرار داد کو مشترکہ طور پر پیش کرنے کے لئے اور اس میں جو ابہام ہیں جو کل اس کمیشن کے لئے بھی بہت بڑے مشکلات پیدا کر سکتی ہے یہ کہا گیا ریکومیٹ کی گئی کہ اس قرار داد کو ۱۸ تاریخ تک موخر کیا جائے اب بھی میری یہ گزارش ہے میں کسی قیمت پر وہ نہیں چاہوں گا کہ جس طریقے سے قرار داد پیش کی گئی ہے محرکین کے حوالے سے جس طرح شیڈ لیا گیا ہے اور اس قرار داد کے اس میں صوبائی حکومت سے سفارش صوبائی قوانین کے لئے کرتی ہے تمام صوبائی پارٹیاں صوبائی جن کی حکومت ہے یہاں سفارش کس سے کی جاتی ہے صوبائی حکومت کی پارٹیاں صوبائی حکومت سے صوبائی قوانین کے لئے اصلاح تھی وہ کرتی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس قرار داد پر پورے ہاؤس کی اور بلوچستان اسمبلی کے تمام ممبران کی حلقہ رائے لینے کے لئے اس قرار داد کو ۱۸ تاریخ تک موخر کر دیں یہ میری گزارش ہے۔

پرنس موسیٰ جان جناب اسپیکر صاحب۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ قرار داد میں سمجھتا ہوں جو مولانا امیر زمان صاحب رحیم مندوخیل صاحب اور ساتھی اور جنے ساتھیوں کی طرف سے پیش کیا گیا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت نیک شگون ہے کیونکہ میں تو اس قرار داد کی مخالفت نہیں کر سکتا کیونکہ آج سے پچاس سال پہلے جس صوبے کی آپ بات کر رہے ہیں میرے والد صاحب نے اس شرط پر اس ملک میں مرج کیا تھا کہ اس کی بہت بڑی خواہش جناب نفاذ اسلام میں تو کسی حالت میں اس کی مخالفت نہیں کر سکتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسلام ایک مقدس دین ہے اور ہم اس سے بیک آؤٹ تو نہیں کر سکتے جناب جیسے میرے دوست نے کہا کہ خواہمیں کے بارے میں اسلام میں جناب میرے خیال میں سب کچھ صاف ستھرا شیٹے کی طرح واضح کیا ہوا ہے اس میں خواہمیں کے اپنے حقوق ہیں مردوں کے

اپنے حقوق ہیں جس طرح ہمارے قبائلی روایات میں کہتے ہیں کہ عورت سر ڈھکے جناب میرے خیال میں اسلام بھی کہتا ہے کہ عورت سر ڈھکے جس طرح ہمارے قبائلی روایات میں کہتے ہیں کہ آپ پگڑی باندھیں اسی طرح اسلام بھی کہتا ہے کہ آپ پگڑی باندھیں تو میں یہ بھی کہنا چاہوں گا اپنے دوست کے جواب میں بسم اللہ خان کی کہ اگر ہمارے طرف سے ایک دوست کا نام تھا وہ میرے خیال میں حنفیہ طور پر جناب ہم سب بی این پی میرے خیال میں مسلم لیگ والے بھی جتنے ہم بھر پور اس چیز کو سپورٹ کرتے ہیں جناب لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ جو رحیم خان مندوخیل صاحب نے جو کچھ بائیں کی میں ان کے باتوں سے بھی جناب اتفاق کرتا ہوں۔

سردار عبدالرحمان کیتھران (وزیر) جناب اسپیکر صاحب میں پاکستان مسلم لیگ نواز گروپ کی طرف سے اور اپنے باقی ساتھیوں کی طرف سے اس قرار داد کی مکمل حمایت کرتا ہوں ساتھ ساتھ مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ اسلام کو قرار دادوں کے ذریعے نافذ کرنا کونسا طریقہ ہے۔

جناب اسپیکر نہیں کمیشن بنانا ہے۔  
 سردار عبدالرحمان کیتھران (وزیر) فرض کریں کمیشن بنتا ہے یا اس کو اس صوبے میں اسلامی نظام کی بات کی جاتی ہے قرآن شریف ہمارے پاس ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب میں ہمیں مکمل ایک نظام دیا ہے جو ہر غلطی اور ہر چیز سے پاک ہیں تو اگر ہم قرآن شریف پے عمل کرتے ہوئے اپنے گھر سے اس نظام کو شروع کریں تو میرے خیال کسی قرار داد یا کمیشن کی ضرورت نہیں پڑے گی بلکہ اٹومینٹک جو ہے نہ ہمارے پاس ایک نظام آ جائے گا اب میں مثال دیتا ہوں اپنے علاقے کی میرا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے حاجی کوٹ کے نام سے عین سو چار سو نفوس کی آبادی ہے ہم تمام لوگوں نے بیٹھ کے وہاں ایک فیصلہ کیا کہ جی اس گاؤں میں ہم اسلامی طرز پے کام کریں گے اس میں ہم نے دو عین چیزیں سامنے لائیں ہم نے ایک شوریٰ بنا دی جو ہمارے بزرگ تھے پانچ چھ آدمی وہ ہر جمعرات کو مسجد میں جا کے بیٹھے ہیں اور دو ساتھی اگر لڑ گئے ان کا فیصلہ کر دیتے ہیں۔

اگر کسی کا اور کوئی مسئلہ ہے اس پر ہر جمعرات کو مسجد میں مغرب کے نماز کے بعد بیٹھ جاتے ہیں اور ہر فیصلہ اپنا کر لیتے ہیں اسی طریقے سے اگر کسی غریب کا کوئی بچہ بیمار ہے یا وہ خود بیمار ہے اس کے لئے ہم نے نائٹل دس روپے ہر شخص پر مینے کا چندہ رکھا ہے اور اس کو بیت المال کا نام دیا ہے وہ پیسے اس میں جمع ہو جاتے ہیں اور مولوی صاحب کو جو ہمارے پیش امام ہیں جو ہمارے بچے اور بچیوں کو قرآن شریف کی تعلیم دیتے ہیں ہم اس کو ایک مناسب وظیفہ دیتے ہیں عیسوی چیز ہم نے وہاں پر یہ کی ہے کہ بچے اور بچیاں ان کی ہم نے اسلامی تعلیم لازمی قرار دی ہے اسلامی تعلیم سے مراد ہے کہ جہاں سے ہمارا اسلام شروع ہوتا ہے قرآن شریف کی تعلیم اور ہم نے پابندی لگائی ہے ہر گھر پر کہ شام کے ٹائم دن کو کوئی غریب ہے کسی کے بچے بل چرانے جاتے ہیں کوئی سکول جاتا ہے شام کے ٹائم بچے اور بچیاں مسجد میں جاتے ہیں اور وہ مولوی صاحب ان کو قرآنی تعلیم دیتا ہے تو میرے خیال ہے یہ تو اسلام کسی قرارداد کے ذریعے نہیں آیا ہے یا کسی کمیشن کے ذریعے نہیں آیا ہے جب ہم مسلمان ہیں جب ہمارا ایمان ہے کہ ہم مسلمان ہیں تو یہ آٹو میٹک بنتی ہیں یہ چیزیں اسی طریقے سے چوری کا مسئلہ ہوا ایک دن ایک ٹریکٹر آیا اس پر ٹیپ ریکارڈر لگا ہوا تھارات کو کسی نے کھول لیا ہم نے مسجد سے اعلان کیا کہ یہ جس نے بھی چوری کیا ہم اس کو اسلامی طرز پر سزا دیں گے اس شخص کو دو عین دن کی مہلت دی ہم اس کو کما وہ چیز واپس کریں اب چوری تو اسی گاڈن میں ہوئی تھی دوسری رات وہ ٹیپ ریکارڈر مسجد میں پڑا ہوا ملا ہم وہ ٹریکٹر والے کو دے دیا میرا خیال ہے کہ اس پر اتنا ہی کھنا میرا کافی ہے کہ ہم بحیثیت مسلمان اپنے گھر سے پھر اپنے گاڈن سے پھر اپنا حلقہ انتخاب سے اسی طریقے سے آکر اس نظام کو اگر واقعی ہمارا ذہن ہے یہ نہیں کہ اب جیسے یہاں پر بات ہوتی ہے کہ جی میں کہتا ہوں کہ آزاد بلوچستان کی بات کرتا ہوں کوئی پشتونستان کی بات کرتا ہے کوئی خالصتان کی بات کرتا ہے بات یہ ہے کہ ہم لوگوں میں ابھی تک وہ شعور ہی نہیں ہے میں جب نام اپنا لکھتا ہوں کیتران لگاتا ہوں نواب اکبر بگٹی لکھتا ہے خیر بخش مری لکھتا ہے عطاء اللہ مینگل لکھتا ہے عبدالرحیم مندوخیل

لکھتا ہے محمود خان اچکزئی لکھتا ہے ہم بات کرتے ہیں قومیت کی قومیت پر ہم نے کبھی یہ نہیں کہا کہ میں بلوچ ہوں تو بلوچ لکھوں اگر کوئی پشتون ہے تو وہ پشتون لکھیں بات ہم اسی مذہب پر لے آتے ہیں کہ جب ہمارا مقصد اسلام ہی لانا ہے تو کیوں نہ ہم اپنے گھر سے شروع کریں کیوں ہم حکومت کے آگے ہاتھ پھلائیں کہ جی ہمیں وہ ایسا ایک مخلول دے دیں کہ ہم اپنے بچوں کو یا لوگوں تک پھیلائیں کہ جی اسلامی بن جائیں ہمارے پاس کتاب ہے ہمیں ہر رستہ وہ دکھا رہی ہے ہم وہاں سے شروع کیوں نہ کریں میں اتنا ہی عرض کروں گا جی۔

جناب اسپیکر شکر یہ جناب آپ بھی نیگی صاحب بات کریں گے۔

میر محمد اسلم نیگی جہاں تک اس قرار داد کا تعلق ہے چونکہ اس میں کہ ایک ایسا کمیشن بنایا جائے یا کمیشن تشکیل دی جائے جو اسلامی قوانین کے بارے میں ہو تو لہذا میں اس کی تائید تو ضرور کروں گا بحیثیت مسلمان لیکن اس قرار داد میں کچھ Contradictions ہیں کہ ان کی میں وضاحت چاہتا ہوں اول تو یہ ہے کہ یہاں پر دود اور پھنپھت جبرگہ سسٹم جو ہے ہمارے صوبے میں رائج نہیں رہا بلکہ فی الحال ریگولر لاء ہیں یا قاضی شریعت کورٹس ہیں لہذا یہ جو Contradiction کہ ہم اگر متصادم نہیں ہیں تو ہم ان کو Introduce کر رہے ہیں جب کہ یہ ختم ہو چکے ہیں تو ان Introduce کرنے کی ضرورت ہمیں پیش نہیں آتی ہے حالانکہ ہمارے بلوچستان میں جتنے دود اور دستور ہیں کوئی بھی جو فیصلے ہیں وہ اسلام سے متصادم نہیں ہیں اور رائج رہے ہیں جیسے کہ موسیٰ جان نے کہا اس وقت بھی اگر یہ دستور تھے تو اسلامی سلٹجے کے مطابق تھے اب جب کہ یہ نہیں رہے ہیں ہم دوبارہ ان کو کیسے لا سکتے ہیں کہ Contradiction میں پھنپھت جبرگہ اور دوسری نظام ہم بنائیں تو میرے خیال میں ان کی ضرورت نہیں ہیں بلکہ اگر ضرورت ہے جو قانون ہمیں اسلامی نافذ کرنے میں اس میں قرآن شریف خود قانون ہیں اس میں اور چیز کی گنجائش نہیں ہے یا تو آپ اگر اسلامی قانون کی بات کرتے ہیں تو اس میں قرآن شریف کے علاوہ کوئی دستور کی بات نہیں ہوتی ہے تو لہذا وہ خود ایک جیسے کہ کینتھران نے کہا میں اتفاق کروں گا کہ اسلامی اگر دستور کی آپ بات کر رہے ہیں تو قرآن شریف ہیں پوری

اسلامی تو یہ باقی جتنے لازم ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس قرار داد میں یہ **Contradiction** ہے کہ جس میں دود جبرگہ سسٹم ہے کیونکہ ہمارے صوبے میں رائج نہیں ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے البتہ وہی قوانین جو اسلام سے متصادم ہیں اور ہمارے صوبائی قوانین ہیں ان کو بے شک ترجیح دی جائے۔

جناب اسپیکر مہربانی جی مولانا آپ اس کو وائینڈ آپ کریں جی ہمارا چند صاحب۔  
 ڈاکٹر تارا چند جی جناب اسپیکر بڑی مہربانی سب سے پہلے میں مولانا صاحب سے گلا بھی کروں گا افسوس بھی جس طرح بسم اللہ خان صاحب نے کہا کہ قرار داد تیار کرتے وقت ہم میں سے جو اقلیتی ممبران ہیں ان سے رابطہ کیا جاتا تو ہم سمجھتے کہ مولانا صاحب نے بڑے کھلے دل کا اظہار کیا ہے اور پھر ہمارا بھی موافقہ کبیر ہو جاتا مولانا صاحب کے سامنے کہ ہم کیا چاہتے ہیں وہ مولانا صاحب نے نہیں کیا اس کے علاوہ جس طرح ہمارے دوست بسم اللہ خان نے اپنی بات رکھی کہ خود اس قرار داد میں بڑے **Contradictions** ہیں وہ **Contradictions** عملاً جب ظاہر ہوں گے جب کمیشن تشکیل دیا جائے گا اور کمیشن کے ارکان جب آپس میں ایک سینگ کریں گے اور دوسری بات جس طرح یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ چونکہ دستور پاکستان کے مطابق دس سال کے اندر اندر تمام قوانین کو قرآن پاک اور سنت کے مطابق منضبط کر کے اسلامی قوانین کے مطابق بنایا جائے گا اچھی بات ہے اس میں ایک ٹائم پریڈ دیا گیا ہے کہ دس سال کے اندر اندر لیکن مولانا صاحب کو بہت سال گزر جانے کے بعد یہ بات یاد آئی علاوہ ازیں ہم نے بحیثیت ایک **Minority Community Representatives** ہم نے اس کا مطلب جو ہمارے اور بھی **Community** کے ممبران ہیں شوکت مسیح صاحب اور سردار سترام سنگھ صاحب ہم نے بہر حال یہ اسمبلی کے فلور پر یہ بات کھی اپنا موافقہ بار بار دورایا کہ ہم اسلامی قوانین اسلامی نظام قرآن پاک ہم ان کا بہت ہی کھلے دل سے احترام کرتے ہیں تو جہاں بات آتی ہے میں نے ایک دفعہ پہلے بھی اسمبلی کے فلور پر بات کھی تھی کہ ہمیں وہ اسلام وہ اسلامی قوانین وہ اسلامی نظام نہیں چاہیے جس کا دعویٰ جنرل ضیاء الحق اور دیگر نام نہاد علماء اور

ٹھیکداروں نے کی ہے اور کرتے آرہے ہیں ہم چاہتے ہیں آذان ہو رہی ہے۔  
 سید احسان شاہ جناب ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ جنرل ضیاء کا اسلام۔ یا مولانا امیر  
 زمان صاحب کا اسلام یا فلاں کا اسلام۔ دین سب کے لئے آیا ہے یہ ہمارے دینی جذبات کو  
 مجروح کرنے کے مترادف ہے لہذا گزارش ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے۔  
 جناب اسپیکر دین انسانیت کے لئے آیا ہے شکر یہ تشریف رکھیں (باہمی گفتگو)  
 ڈاکٹر تارا چند صاحب اپنی بات مکمل کر لیں۔

ڈاکٹر تارا چند جناب سید احسان شاہ صاحب نے جو بات کی ہے وہ آپ ان کے  
 دل سے پوچھیں کہ وہ میری بات سے دل سے مطمئن ہیں لیکن ہر کوئی جانتا ہے اس ملک کو  
 اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اور اسلام کے نام پر جو یہاں تماشا کیا گیا وہ پورے بلوچستان کے  
 عوام اور پورے ملک کے عوام پوری دنیا جانتی ہے اسلام کسی کا نہیں اسلام اللہ کا دین ہے  
 اور اس کی جو تشریح ہوتی ہے وہ قرآن پاک کے ذریعے اور اس کے حوالے سے ہوتی ہے تو میں  
 اسپیکر صاحب عرض کر رہا تھا کہ ہم اسلامی قوانین کی حمایت کرتے ہیں آخر میں میں ایک  
 مطالبہ بھی کروں گا کہ جو قرار داد پیش ہو رہی ہے کہ کمیشن تشکیل دیا جائے تو اس کمیشن میں  
 یہ ضرور سمجھنا ہوں اسلامی والے سے جمہوری حوالے سے اور اخلاقی حوالے سے کہ اس کمیشن میں  
 جو اقلیتی ارکان ہیں ان کی نمائندگی ضرور شامل کی جائے۔ شکر یہ۔

جناب اسپیکر بڑی مہربانی۔ عبدالرحیم مندو خیل۔ میں صرف آپ کو دو منٹ دوں  
 گا۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا یہ مسئلہ جو بسم اللہ خان صاحب نے  
 فرمایا اس میں ایک بات کروں گا کہ ہم اعتراف کرتے ہیں یہ بھی ہونا چاہیے یہ نہیں ہوا ہے یہ  
 دو ستوں کا مسئلہ ہے کہ کس طرح ایک دوسرے کو اطلاع دینی چاہئے تھی اصل میں بات اسمبلی  
 کی حلفہ تھی پارٹیوں کی مختلف تھی جس collation کولیشن میں وہ شامل ہیں یہ الگ مسئلہ۔  
 دوسرا مسئلہ یہ ہے جناب والا یہ جو قرار داد کی تمسید ہے یعنی وہ اسباب و وجوہات میں ہم کہہ دیں

کہ کیوں اب ایسے حالات ہو گئے ہیں وہ واضح ہیں جو مسئلہ یہاں رکھا گیا ہے کہ عدل و انصاف کے اصول ان کا ذکر ہے قومی دستور پنچائیت جرگہ دیگر مسلمہ اصول و عدل انصاف یہ ہے اصول۔ پہلے اصول ہوتے ہیں پھر ان اصولوں کو منضبط کئے جاتے ہیں اور اس کا آئینی پہلو خوامین کا دوسرا اس سے ہمارا تعلق نہیں ہے وہ آئین میں ہے۔ جس حد تک یہاں ہے یہاں صوبائی قوانین صوبائی قوانین وہ واضح ہوا ہیں کہ اسلام ہماری بنیاد ہے ہدایت باقی تمام جو عدل و انصاف کے اصول ہیں کوئی عدل و انصاف کا اصول اگر ایسا ہے کہ وہ متضاد ہوتا ہے وہ دنیا میں ہر جگہ یہ علیحدہ ہے باقی عدل و انصاف کے معیار دود و دستور یہ سب جو ہیں اسلام اور ان میں کوئی تضاد نہیں ہے کوئی ایسا تضاد نہیں ہے اور جو کمیشن بنے گا وہ اصول بیان کریں گے عمومی اصول۔ خصوصی اصول شکر یہ۔

جناب اسپیکر سردار نثار علی ہزارہ

سردار نثار علی ہزارہ (وزیر) جناب آپ کا شکر یہ۔ جناب ہمارا دعویٰ ہے اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے ضابطہ حیات۔ جس میں آپ ہر چیز کو کور کر سکتے ہیں آج سے بیس سال پہلے ہم نے آئین بناتے وقت لکھا کہ دس سال کے اندر اندر اسلامی نظام نافذ کریں گے اور اپنے قوانین کو اسلام کے مطابق ڈالیں گے وہ تو آج تک نہیں کر سکے ہم نے اس کے لئے اسلامی کونسل کو اپنی حتمی رپورٹ پیش کرنے کو کہا انہوں نے بھی اپنی حتمی رپورٹ قومی اسمبلی کے سامنے پیش کر دی۔ قومی اسمبلی میں آج تک اس پر کوئی عمل نہیں ہوا ہے جناب اسپیکر اسلام ایک کمیشن کے ذریعے نافذ نہیں ہو سکتا ہے اگر آپ اسلام نافذ کرنا چاہتے ہیں تو کل سے قرآن مجید کو لے لیں۔ سنت کو لے لیں۔ فقہ کو لے لیں بس یہ اسلام ہے شکر یہ۔

جناب اسپیکر جی مولانا صاحب۔

مولانا امیر زمان (سینیئر فیسٹر) جناب اسپیکر اس قرار داد پر سب ساتھیوں نے مثبت انداز میں اظہار خیال کیا ہے اور حقیقت بھی یہ ہے کہ بلوچستان کے جو لوگ ہیں وہ

اسلام پسند لوگ ہیں اسلام پرست لوگ ہیں دین دار لوگ ہیں اور اس بات کی کو مد نظر رکھتے ہوئے ہی قرار داد پیش کی ہے۔ تو اس میں میرے خیال میں تمام قوموں کے لیے اور اسی طرح باقاعدہ طور پر تمام فرقوں کے لیے اور اقلیت کے لیے اور تمام کے لیے واضح طور پر ہدایات موجود ہیں جب آئین کے آرٹیکل میں ہمیں تحفظ دیا گیا ہے تو پھر میرے خیال میں اس حد سے کا اظہار کرنا شاید میرے ذہن سے یہ بالاتر ہے اور یہ وہ آئین ہے ۱۹۷۳ میں باقاعدہ طور پر متفقہ طور پر پاکستان کا آئین ہے اور اس کا نام اسلامی جمہوری پاکستان کا دستور رکھا گیا ہے اور اس پر ہر مکتبہ فکر کے علماء کا۔

سردار عبدالرحمان خان کھیتران (وزیر) جناب اسپیکر point of order عرض ہے۔

جناب اسپیکر جب کوئی وزیر صاحب اپنی winding up میں تقریر کر رہے ہو تو اس میں کسی قسم کا point of order نہیں ہے۔

سردار عبدالرحمان خان کھیتران (وزیر) نہیں سر اس میں ہم لوگوں کا تھوڑا سا استحقاق مجروح ہوا ہے سر اس میں یہ آپ نے کارروائی ہم لوگوں کو بروز منگل ۱۸ نومبر کے لیے بھجوائی ہے اسمبلی کی کارروائی اس کے صفحہ نمبر ۳ پر مشترکہ قرارداد نمبر ۲۵ منجانب مولانا امیر زمان۔

جناب اسپیکر no point of order سردار صاحب Please آپ تشریف رکھیں۔

سردار عبدالرحمان خان کھیتران نہیں سر ابھی تک قرار داد پر ووٹنگ نہیں ہوئی وہ منظور نہیں ہوئی تو ان کو آپ نے منظور کیا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر نہیں منظور کیا ہے کسی نے بھی۔

سردار عبدالرحمان خان کھیتران یہ لکھا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر آپ تشریف رکھیں جناب۔

بسم اللہ خان کاٹر جناب اسپیکر آپ اس کو دیکھ تو لے۔

سرور عبدالرحمان خان کھیتران دیکھے تو صحیح منظور لکھی ہوئی ہے آپ نے جناب اسپیکر۔

بسم اللہ خان کاٹر جناب اسپیکر آپ دیکھ لیں تو کہہ رہا ہے جو قرار داد منظور ہوئی ہے جس قرار داد پہ ابھی تک بحث ہو رہی ہے ۱۸ تاریخ کو جناب۔

جناب اسپیکر سنے قرار داد کب منظور ہوتی ہے جب وہ اس ہاؤس کی پراپرٹی بن جائے اس ہاؤس میں وہ آئے اس وقت بنتی ہے یہ پراپرٹی نہیں ہے۔

سید احسان شاہ جناب اسپیکر اگر وہ منظور نہیں ہوتی تو وہ خود بہ خود نہیں آئے گی اس میں عام بات کوئی بھی نہیں ہے اگر وہ آج منظور نہیں ہوئی تو کل یہ خود بہ خود رہ جائے گی۔

(مداخلت)

جناب اسپیکر آپ سب تشریف رکھیں No point of order

سید احسان شاہ نہیں نہیں جناب اسپیکر یہ آپ کا لکھا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر نہیں یہ ہمارا نہیں لکھا ہوا ہے یہ ہمارا روزمرہ کی bussiness ہے

یہ قرار داد منظور نہیں ہوتی ہے۔

بسم اللہ خان کاٹر آخری صفحہ دیکھیں۔

سید احسان شاہ اس میں لکھا ہوا ہے لیکن گزارش یہ ہے کہ یہ تو ہاؤس کی

bussiness ہے ۱۸ تاریخ کو ہاؤس نے اپنی bussiness آپ کو بتایا کہ یہ ہے لیکن اگر آج یہ

منظور نہیں ہوتی قرار داد تو خود بخود lapse ہو جائے گی یہ نہیں آسکتی ہے۔

سرور عبدالرحمان خان لکھتھران نہیں سر میں یہ لفظ پڑھ کر آپ کو سناتا

ہوں جیسا کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی میں اسلامی قوانین کو مکمل طور پر نافذ کرنے کے غرض

ہے

جناب اسپیکر میں آپ کو اجازت نہیں دوں گا جی آپ تشریف رکھیں وہ ہماری

کارروائی ہے دفتر کی کارروائی اس کا تعلق اس سے نہیں ہے قرار داد جب بنتی ہے جب یہ  
بڈس کی پراپٹی بن جاتی ہے آپ تشریف رکھیں۔

بسم اللہ خان کاکڑ آپ کے دفتر کی کارروائی ہمیں یہ بتا رہی ہے کہ ہمارا یہاں بیٹھنا جو  
ہے ایک بحث میں حصہ لینا پھر فضول ہے پھر آپ کی مرضی ہے جی مولانا صاحب۔

مولانا امیر زمان (سینیئر وزیر) آئین کے مطابق گزارش کر رہا تھا کہ باقاعدہ  
طور پہ ان دفعات کے مطابق ہمیں یہ تحفظ دیا گیا ہے کہ ہمارا جو مسئلہ ہے وہ باقاعدہ طور پہ  
آئین میں تحفظ ملا ہے۔

جناب اسپیکر پرنس بسم اللہ کو لے آئے۔

مولانا امیر زمان (سینیئر وزیر) آپ کا صفحہ ۲۲۷ میں باقاعدہ طور پہ آئین میں

موجود تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے

گا جن کا حصہ میں بطور اسلامی احکام حوالہ دیا گیا ہے اور ایسا کوئی قانون واضح نہیں کیا جائے گا

جو مذکورہ احکام کے منافی ہو لہذا یہاں پہ واضح آئین میں یہ ہدایات موجود ہیں کہ پاکستان میں

کوئی بھی ایسا قانون نہیں بن سکتا ہے چاہے وہ ہمارے رسم رواج کے مطابق ہو چاہے وہ

سود کے مطابق ہو جو بھی نام آپ حضرات نے رکھی ہے وہ سب کے سب اس میں آئیں گے

جو بھی اسلامی اصولوں کے متصادم ہو وہ خود بخود نکل جائیں گے اور جو بھی ہمارا رواج یا

طریقہ کار جیسے کچھ ساتھیوں نے اس کا اظہار کیا وہ اسلام سے جب موافق ہو تو اس کے مطابق

بھی کوئی کسی کا اعتراض نہیں ہے جو ہماری روایات ہیں اور اسلام کے مطابق ہیں اس میں

قرآن و سنت میں اس کا معنی نہیں ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ اور اللہ کا رسول صل اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے منع نہیں کیا ہے اس پہ کسی کا اعتراض ہی نہیں ہے وہ باقاعدہ طور پہ آسکتا ہے

اور ساتھ پھر آپ کے آئین میں دفعہ ہے مجلس شوریٰ پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلی سے ایسے

ذرائع وسائل کی سفارش کرنا جن سے پاکستان کے مسلمانوں کو اپنے زندگیوں عرف انفرادی اور

اجتماعی طور پہ ہر لحاظ سے اسلام کی ان اصولوں کے مطابق امداد ملے جن کا قرآن پاک اور سنت

میں تعین کیا گیا ہو جب ہمیں یہ حق حاصل ہے صوبائی اسمبلی کو بھی یہی حق دیا گیا ہے اور قومی اسمبلی کو بھی یہ حق دیا گیا ہے قومی اسمبلی کو جو تمام ملک کے لئے قوانین ہیں یقیناً اس کے لیے وہ ہے اور صوبائی اسمبلی میں صوبے کے حد تک جو قوانین ہیں وہ ہمیں حق دیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر قانون ساز ادارہ ہے یہ۔

مولانا امیر زمان (سینیئر وزیر) اچھا قانون ساز ادارہ ہے صوبائی اسمبلی۔ تو صوبائی اسمبلی آپ کا قانون سازی کر سکتا ہے۔ اب اس کمیشن سے ہمارا مقصد یہ ہے وہ جو مثلاً آفر کریں یا جو اتنی رقم دی ہے اور یا جو آپ کے اسلامی نظریاتی کونسل کی یہ رپورٹ ہے یہ رپورٹ باقاعدہ طور پر پڑھ کر کے یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ قرآن و حدیث سے باقاعدہ تجدید کریں اس کا مقصد کمیشن کا مقصد یہ ہے اس میں باقاعدہ طور پر یہ واضح کیے گئے ہیں احکامات جو پڑے ہیں پہلے سے اس کو نکال دیں جو صوبے کے اختیارات میں ہے وہ علیحدہ کریں اور جو مرکز کے اختیارات میں ہے وہ علیحدہ کریں اور پھر سے جو ہماری روایات کے مطابق ہے اور اسلامی روایات کے مطابق ہے وہ علیحدہ رکھے پھر وہ حکومت بلوچستان کو دے دیں تاکہ حکومت بلوچستان بل کی شکل میں اسمبلی میں لا کر کے پیش کریں اس کمیشن کا مقصد یہ ہو گا یہ نہیں ہے کہ وہ کسی قوم کے ساتھ زیادتی کریں یا میرے ساتھ زیادتی کریں یا کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہوگی وہ باقاعدہ طور پر یہ کمیشن حکومت بلوچستان بنائے گا اور پھر ساتھ جناب اسپیکر آپ کے دفعہ نمبر چار اسلامی کونسل اپنی تقرر کے سات سال کے اندر اپنی حتمی رپورٹ پیش کریں گے جو بھی اس موجودہ سال ۹۷ء میں آپ کی قومی اسمبلی کے فلور پر مکمل اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ پیش ہو چکی ہے اب وہ ممانعت بھی ختم ہو گئے ہیں جو کہا جاتا تھا سود کے مطابق یا بیمہ کے مطابق یا بینکاری کے مطابق یا ایگر لیکچر کے مطابق یا تعلیم کے مطابق اس کے مطابق جو قوانین ہیں وہ شاید باہر کے دنیا ہم سے اتفاق نہ کریں اور ہمیں یہ کہا جائے گا کہ آپ بنیاد پرست ہیں یا آپ انسان دوست نہیں ہیں یا فلاں ہے جو خدشہ تھا وہ خدشہ بھی اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ مکمل طور پر آچکی ہے اور پھر یہ بھی اسی میں

باقاعدہ طور پر وضاحت ہے کہ رپورٹ پیش کیا کریں گے یہ رپورٹ خواہ عبوری ہو یا حتمی  
 موصولی سے چھ ماہ کے اندر دونوں ایوانوں اور صوبائی اسمبلی کے سامنے براہ راست بحث کی  
 جائے اور مجلس شوریٰ پارلیمنٹ اور اسمبلی رپورٹ پر غور غوض کرنے کے بعد حتمی رپورٹ  
 کے بعد دو سال کی رپورٹ کے بعد اس نسبت سے قوانین واضح کی جائے بس یہ واضح طور پہ  
 ہمارے ملک کا آئین ہے اس میں واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ دس سال کے اندر باقاعدہ  
 ہمارے تمام قوانین اسلامی ہونگے اور ساتھ وہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات آئیں گی سات  
 سال میں اور دو سال کے اندر باقاعدہ طور پہ اس پہ قانون سازی ہوگی لہذا یہ تمام چیز جو آئین  
 کے تقاضے ہیں وہ باقاعدہ طور پر مکمل پورے ہو چکے ہیں اور مکمل تحفظ ہمیں آئین میں دیا گیا  
 ہے اب میرا خیال میں اس لیے ہم یہ قرارداد لے آئے ہیں کہ اب وہ سارے معاملات جو بھی  
 مشکلات اس کے زمرے میں ہیں وہ سارے نکل گئے ختم ہو گئے لہذا اب مناسب یہ ہے کہ  
 صوبائی اسمبلی اتفاق رائے سے ایک قرارداد حکومت کی طرف سے بھیجے تاکہ حکومت ایک کمیشن  
 تشکیل دے اور اس کمیشن کے توسط باقاعدہ طور پہ بھی اسمبلی میں لائیں تو جناب والا یہ آپ کا  
 دستور اسلام ہے تو اس پہ باقاعدہ طور پہ وضاحت سے لکھا گیا ہے چونکہ وقت مختصر ہے اس لیے  
 میں اختصار سے کام لینا چاہتا ہوں آپ کا یہ اسلامی فقہ ہے جو آپ کے سامنے پڑا ہے فقہ کے  
 جہاں تک کہ ساتھی نے عدشے کا اظہار کیا گیا ہو یہاں قرار داد باقاعدہ طور پہ ہم نے فقہ لکھا ہوا  
 ہے یہ وضاحت نہیں ہے کہ وہ عدشہ کریں یا کچھ کریں ادھر یہاں پہ قرآن حدیث آیات اور یہ  
 جو جناب اسپیکر یہ جو فاعل پڑا ہے جو میں نے ایک لسٹ دی ہے اس کے سارے تشرکات  
 یہاں پہ موجود ہیں جو میں نے دیا ہے اب میری چاہت یہ ہے اس بارے میں قرار داد یہ لسٹ  
 اور نظریاتی کونسل کے سفارشات اور یہ جو تشرکات ہیں یہ سارے آپ اسمبلی کی کارروائی میں  
 شامل کیا جائے۔ تاکہ اسمبلی کی کارروائی میں محفوظ ہو بے شک آپ کا کمیشن بھی بعد میں اس پر  
 بحث کریں جب بھی ضرورت پڑے وہ اس ریکارڈ کو نکال لے یہ فاعل میرے پاس پڑا ہوا ہے  
 شاید ضائع ہو جائے اور جہاں تک روایت کی میں نے صبح وضاحت کی ہے مرکزی قوانین

ہیں اور اسلام میں ایک سزا ہے چور کے ہاتھ کاٹنا اب گورنمنٹ اس کو ملازمت مہیا کرے تاکہ کسی کا ہاتھ نہ کاٹا جائے میں اس کی یہ تشریح کروں گا۔ ہاتھ کاٹنے کا یا سر کاٹنے کا یہ اسلام کا دفاعی نظام ہے اب ہم اس نظام کے متعلق بات کرتے ہیں جب وہ اسلامی نظام نافذ ہو جائے گا اس کے بعد ہاتھ کاٹنا ہے یا سر کاٹنا ہے یہ دفاعی نقطہ نظر نظام نافذ ہو جائے گا اس کے بعد ہاتھ کاٹنا ہے یا سر کاٹنا ہے یہ دفاعی نقطہ نظر ہے اگر کوئی اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے تو پھر اسلام کی یہ ہدایت ہے جب آپ کا معاشی نظام صحیح نہ ہو جب یہاں اسلام کا نظام یہاں لاگو نہ ہو تو یہ بات قبل از وقت ہوگی اور جہاں تک خوامین کی بات بسم اللہ خان نے کی ہے اتنا تحفظ۔ یہ نقطہ ہیں ان کی ساری اس فائل میں تشریحات ہیں جتنا تحفظ اسلام نے خوامین کو دیا ہے اتنا کوئی تحفظ کسی اور قوانین میں نہیں ہے میں یہ اسمبلی کے فلور پر کہتا ہوں بے شک وہ پڑھیں وہ تمام چیزیں سامنے آئیں گی۔ اور جہاں تک یہ بات ہے کہ سب کا نام قرارداد میں ڈالنا تھا اس سے میرا اتفاق ہے آپ سے گزارش کروں گا جس کا نام آپ ڈال دیں اسلام نے جو اقلیت کو تحفظ دیا ہے دنیا کے کسی نظام میں نہیں ہو سکتا ہے جتنے بھی ساتھی ہیں یہ ساتھی بی این پی کی وجہ سے ہمارے ساتھ بیٹھ گئے اس پر اظہار افسوس ہے جب ملک بھی اسلامی ہو، مملکت بھی اسلامی ہو، ملک کا صدر، وزیراعظم، چیف آف آرمی سٹاف بھی اسلامی ہوں ہم قراردادوں پر گزارہ کریں یہ انتہائی افسوس کی بات ہے اور اس قرارداد کے مزید اندر جانا اور بات ہوگی۔ میں اس میں مزید بحث نہیں کر رہا ہوں صرف اتنا عرض کرتا ہوں جیسا کھیران صاحب نے کہا اپنے گھر سے اسلام کو شروع کریں ہم اس سے حلق ہیں ہمارا اتفاق ہے اب یہ بات جس ملک میں آپ کا قانون اسلامی نہ ہو اس وقت تک آپ کسی کو نہیں پکڑ سکتے لیکن مذہبی اور اخلاقی روایت کے تحت آپ اس کو کہہ سکتے ہیں علاقے کی روایت کے تحت آپ اس کو کہہ سکتے ہیں جیسا کہ انہوں نے کہا ہمارے علاقے میں یہ ہے لیکن قانون کے زمرے سے آپ اس کو نہیں پکڑ سکتے ہیں جب قانون بن جائے پھر آپ قانون کے حوالے سے اس کو پکڑ سکتے ہیں پھر اس کو مجبور کر سکتے ہیں کہ یہ اسلامی روایت ہے اس کو اس کے مطابق چلائیں اور آخر میں میں یہ

گزار کروں گا کہ جب آئین کی تشریح موجود ہو اور ساری روایت بھی موجود ہو میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ ساری کارروائی اسمبلی کی پراپرٹی بنائیں اور ساتھ تمام ایوان کا میں یہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے قرار داد کی حمایت کی اور عرض کروں گا کہ اس قرار داد کو حتمی طور پر پاس کرے۔ میں بسم اللہ خان سے گزارش کروں گا کہ ناراض نہ ہوں یہ مسئلہ ہے ہم نے آپ کے سامنے رکھا ہے یہ آپ کا بھی مسئلہ ہے ہمارا بھی مسئلہ ہے۔

۳۴۔ کا آئین بھی آپ کا بنا ہوا ہے حتمی طور پر اس قرار داد کو پاس کیا جائے۔

مہربانی۔

جناب اسپیکر۔ بہت شکریہ۔ سوال یہ ہے کہ آیا اس قرار داد کو منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں۔ جو اس کے خلاف ہیں ناں کہیں۔ چونکہ ہاں والوں کی تعداد زیادہ ہے لہذا قرار داد حتمی طور پر منظور ہوئی۔

(قرار داد حتمی طور پر منظور کی گئی)

جناب اسپیکر۔ اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۹۷ء صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کی کارروائی سات بج کر چالیس منٹ پر ۱۸ نومبر ۱۹۹۷ء)

صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گئی)